بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

مُسلسل اِشاعت کے 61 سال

مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

مُلتان

شمارہ: 12
جلد: ۲۸

دسمبر 2024ء
جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

قائدِ انقلابِ اسلامی مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی خدمت میں استقبالیہ

تینتالیسویں سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر پر طائرانہ نظر

www.laulak.info www.amtkn.com www.emaktaba.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱۲   جلد : ۲۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ | مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ | خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ | فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ | حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ | پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ | حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ | حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ | صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی : مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

ناشر : عزیز احمد   مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

تینتالیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر پر طائرانہ نظر	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

قائد انقلاب اسلامی مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی خدمت میں استقبالیہ	مولانا اللہ وسایا	14
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب	مولانا محمد وسیم اسلم	18
ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر میں مولانا شاہ جلیل احمد اخون کا بیان	مولانا محمد حارث ملتان	23
تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ (آخری قسط)	حافظ محمد انس	26

شخصیات

مسافران آخرت	ادارہ	32

ردقادیانیت

قادیانیوں کے خلاف سپریم کورٹ کا ایک عظیم فیصلہ	مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	33
ختم نبوت کا تاریخی فیصلہ	مولانا مفتی منیب الرحمٰن	38
یوم الفتح...... یوم تحفظ ختم نبوت کے پچاس سال	مولانا محمد امجد خان	41
گولڈن جوبلی پروگرام...... تجدید عہد وفا	مولانا محمد مسعود خوشابی	46

متفرقات

سالانہ ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین	مولانا محمد مسعود خوشابی	48
تبصرہ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

تینتالیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر پر طائرانہ نظر!

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ، امابعد!

ہمیشہ کی طرح امسال ۴۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بڑی آب وتاب اورتزک واحتشام سے انعقاد پذیر ہوئی۔

۱...... کانفرنس کا آغاز ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد از فجر درس قرآن مجید سے ہوا۔ درس حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے ارشاد فرمایا۔ ۲۵؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعہ، عصر کی نماز پر کانفرنس کا خاتمہ ہوا۔ اختتامی بیان قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم اور اختتامی دعا خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے فرمائی۔

۲...... اس کانفرنس کے اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص اور مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر رہے۔

۳...... اس سال اہتمام کے ساتھ مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد راشد مدنی نے باہمی مشاورت سے تمام اجلاسوں میں موضوع تقسیم کرکے حضرات مبلغین کے بیانات کرائے، جس کے خوش گوار اثرات سامنے آئے۔

۴...... اس سال پہلی بار پاکستان کے نامور اسلامی سکالر اور مذہبی رہنما، مجاہد فی سبیل اللہ، عظیم داعی ومبلغ مولانا عدنان کاکاخیل صاحب نے کانفرنس میں شرکت کی اور آخری اجلاس میں آخری خطاب سے قبل خطاب فرمایا۔ عوام سامعین نے بالعموم اور علماء نے بالخصوص اسے بہت سراہا۔ لیکن وقت کی قلت کے باعث عوام وخواص نے تشنگی محسوس کی۔

۵...... کانفرنس کے آغاز سے تسلسل کے ساتھ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ بیالیس سال اس کانفرنس میں حاضری کے لحاظ سے صاحب ترتیب رہے، لیکن امسال دل کے بائی پاس کرانے کے باعث پہلی بار شرکت نہ کرسکے، جس کو شدت سے محسوس کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ سے سرفراز فرمائیں۔

٦...... امسال کئی سالوں کی غیر حاضری کے بعد ملک کے نامور نعت خواں حافظ ابوبکر مدنی کراچوی تشریف لائے اور جمعہ کے بعد اجلاس میں بڑے کھلے دل اور بشاشت روحی کے ساتھ خوب ماحول کو گرمایا اور سماں قائم کردیا۔

٧...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم عمومی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اپنی علالت کے باوجود مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں پہلے دن قیام پذیر رہے اور کانفرنس کے جملہ انتظامات کی سرپرستی فرماتے رہے قبل از جمعہ اجلاس میں آپ سٹیج پر بھی تشریف لائے۔ پورے اجتماع نے آپ کا پرجوش نعروں سے خیر مقدم کیا اور زیارت سے فیض یاب ہوئے۔

٨...... ہمیشہ مجلس کی کتب کی فراہمی کے لئے پنڈال میں ایک مکتبہ قائم کیا جاتا، پچھلے سال ضرورت کے باعث دو پوائنٹ مکتبہ کے قائم کئے۔ امسال رش کے بڑھ جانے سے تین مقامات پر تین مکتبوں کے سٹال لگانے پڑے۔ مولانا شیر عالم چناب نگر، مولانا محمد قاسم مبلغ منڈی بہاؤ الدین، مولانا سمیع اللہ مبلغ لاہور، مولانا عنایت اللہ مبلغ کوئٹہ، مولانا عمر حیات مبلغ گجرانوالہ، مولانا عطاء اللہ مبلغ ژوب، مولانا طاہر مجید مبلغ لاہور نے اپنے رفقا سمیت ان مکتبوں کی نگرانی کی۔ مولانا عتیق الرحمٰن مبلغ ملتان ان سب کے نگران اعلیٰ رہے۔ امسال نو لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی کتب کیلنڈر وڈائری فروخت ہوئے۔

١٠...... امسال کانفرنس کے موقع پر سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ مبارک قادیانی کیس کی پچاس ہزار کاپی تقسیم کی گئی۔ لاہور کے ایک دوست نے مجلس کے نام کے ہزاروں کی تعداد میں چابی کے رنگ بنوا کر بھجوائے، مکتبہ پر آنے والے دوستوں کو فری مہیا کئے گئے۔

١١...... امسال بھی ہمیشہ کی طرح حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہم بڑے اہتمام کے ساتھ ہر اجلاس میں تشریف لاکر قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرماتے رہے۔

١٢...... امسال مولانا صاحبزادہ نجیب احمد مدظلہم نے بھی تقریباً ہر اجلاس کو شرکت سے سرفراز فرمایا۔

١٣...... پہلی بار کانفرنس میں ڈویژنل انتظامیہ نے دوسو سے زائد کیمرے سیکورٹی کے نقطہ نظر سے لگوائے۔

١٤...... پہلی بار مہمانوں کا کھانا پکانے کے لئے تین روٹی والی مشینیں لگائی گئیں، ان میں دو نئی تھیں، ایک خودکار تھی۔ اس لئے بہت کم تندور لگائے گئے۔ ایک گھنٹہ میں کئی ہزار روٹی تیار ہوتی رہی اور کانفرنس میں روٹی وسالن کا نظم بہت بہتر رہا۔ آئندہ کے لئے اس میں مزید بہتری کے لئے اقدامات کا فیصلہ کیا گیا۔

١٥...... پہلی بار منتظمین کانفرنس مجلس کے منتظمین نے وائرلیس سیٹوں کے ذریعے کانفرنس کے نظم کو چلایا اور یہ تجربہ بہت فائدہ مند رہا۔

۱۶...... اس کانفرنس سے سوا مہینہ پہلے عظیم الشان ختم نبوت گولڈن جوبلی یوم الفتح لاہور میں منعقد ہوئی، ملک گیر عدیم النظیر اجتماع تھا۔ دوستوں کا خیال تھا کہ امسال چناب نگر کی یہ کانفرنس حاضری کے اعتبار سے شاید پھیکی رہے۔ بعض حضرات اس دفعہ اس کے التواء پر مصر تھے۔ لیکن کانفرنس کے کامیاب ترین اجتماع پر خوشی سے ان کے چہرے بھی مزید چمک اٹھے اور وہ روحانی طور پر ایسے مسرور ہوئے کہ اسے انعام الٰہی سے تعبیر کرتے نظر آئے جیسے حضرت مولانا محمد امجد خان خطیب ابن خطیب۔

۱۷...... ستمبر میں لاہور کی عظیم الشان ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس، نومبر میں رائیونڈ کا اجتماع اور درمیان میں اکتوبر کی اس سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی عظیم الشان کامیابی محض انعام الٰہی ہے۔

۱۸...... ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے ڈیڑھ ہفتہ قبل ۱۰/۱۱ اکتوبر ۲۰۲۴ء کو عظیم الشان سپریم کورٹ کا فیصلہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی اہمیت کو مزید اجاگر کر گیا۔

۱۹...... پھر اس کانفرنس پر اس فیصلہ کی فری تقسیم کی گن گرج سے شرکاء کی روح عقیدہ ختم نبوت کی برکات پر رقص کناں ہوگئی۔

۲۰...... اس دفعہ دو بڑی کینٹینیں: فیصل آباد کینٹین اور پشاور کینٹین خوب متحرک رہیں۔ صرف پشاور کینٹین پر ایک سو بارہ (۱۱۲) من آٹا پکا۔

۲۱...... کوشش کی گئی کہ چھوٹی بڑی کینٹینوں پر چائے، ناشتہ و کھانا معیاری ہو، اور ریٹ بھی مناسب و یکساں ہو۔ اس پر کامیابی سے عمل درآمد بھی ہوا۔

۲۲...... پہلی بار بازار کے لئے انتظامیہ نے جگہ کا تعین کیا، چونا ڈال کر دوکانوں کی حد بندی کی۔ اس کی فری میں تقسیم کانفرنس کی انتظامیہ کے ذمہ رہی۔

۲۳...... کانفرنس کے پروگرام کو دیکھنے کے لئے اس دفعہ سکرینوں میں اضافہ کیا گیا۔

۲۴...... انٹرنیٹ، یوٹیوب، فیس بک پر لائیو مکمل کانفرنس دکھائی جاتی رہی۔ ہر اجلاس کو ہزاروں لوگوں نے دیکھا، مجموعی طور پر لاکھوں خلق خدا براہ راست شریک سماعت رہے۔

۲۵...... میڈیا سیل کے آرگنائزر مولانا محمد مہتاب لاہوری کے بقول کانفرنس کے ملاحظہ کرنے والوں کی تعداد چھ لاکھ سے بھی زائد رہی۔

۲۶...... کانفرنس کے دونوں دن جمعیت علمائے اسلام کی مرکزی قیادت کی نمائندگی کا بھرپور اعزاز حاصل رہا۔ پہلے دن ظہر کے بعد اجلاس سے خطیب جمعیت اور مرکزی رہنما مولانا محمد امجد خان نے شرکت و بیان سے ممنون کیا، رات کے اجلاس سے مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا عبدالغفور حیدری نے تفصیلی خطاب سے

ممنون احسان کیا اور جمعہ کے روز کانفرنس کا آخری خطاب قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کا ہوا۔

۲۷...... کانفرنس قاری احسان اللہ فاروقی، قاری محمد عثمان مالکی، قاری مشتاق احمد قصوری ایسے نامور قراء کی تلاوت سے گونجتی رہی۔

۲۸...... کانفرنس میں کئی ڈرون کیمرے کانفرنس کی کارروائی کو مؤثر اور نمایاں دکھاتے رہے۔

۲۹...... کانفرنس کے لئے امسال ایک سو سے زائد نئی صفوں کے بنڈل منگوائے گئے۔

۳۰...... (۱) ختم نبوت گولڈن جوبلی مینار پاکستان لاہور یوم الفتح سات ستمبر کو عظیم الشان اور مثالی طور پر کامیاب رہی اس کے کامیاب انعقاد کا سہرا یقیناً حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کے سر مبارک تھا۔ (۲) ۱۳؍اگست ۲۰۲۴ء اسلام آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے منعقدہ اے پی سی آپ کی قیادت باسعادت اور صدارت میں بڑی کامیابی سے انعقاد پذیر ہوئی۔ جو آگے چل کر شاندار نتائج کی حامل ہوئی۔ (۳) ۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء کو مبارک ثانی قادیانی کیس میں آپ کا سپریم کورٹ میں تاریخی بیان ہوا، جو آگے چل کر ۱۰؍اکتوبر کو سپریم کورٹ کے قادیانیوں کے خلاف شاندار تاریخی فیصلے کا باعث بنا۔ (۴) آئین پاکستان میں ۲۶ ویں ترمیم ۲۱؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو منظور ہوئی جس کی تیاری کے مرحلہ میں صدر مملکت، وزیر اعظم پاکستان، وفاقی وزیر داخلہ، وفاقی وزیر دفاع، گویا پوری وفاقی حکومت، پیپلز پارٹی کے جناب بلاول بھٹو، بی این پی کے سربراہ جناب اختر مینگل، اے این پی کے سربراہ جناب محمود اچکزائی اور تحریک انصاف کی پوری قیادت بار بار حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے ہاں تشریف لاتے رہے اور ۲۶ ویں ترمیم پر قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے جو کوشش ہوتی رہی اس میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے کردار کو مرکزیت کا درجہ حاصل رہا۔ اس ترمیم میں مولانا مدظلہم نے:

(الف) سود کے خاتمہ، (ب) اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی سفارشات پر قانون سازی، (ج) مدارس عربیہ کی مشکلات کا حل جیسی پانچ ترامیم شامل کرائیں۔ ان ترامیم پر کامیابی و فتح کے بعد مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم پہلے عوامی اجتماع جس میں تشریف لائے وہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ اجتماع تھا۔ ان کامیابیوں کے بعد آپ کی ذات عوام و خواص کے دلوں میں محبوبیت کے نقطہ عروج پر تھی، جب آپ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے پنڈال میں سٹیج پر تشریف لائے تو عوام و خواص نے استقبالیہ، فلک بوس نعروں سے پورے ماحول کو سراپا استقبال بنا دیا کہ در و دیوار جھومتے اور گھومتے نظر آ رہے تھے۔

۳۱...... انہی متذکرہ کامیابیوں پر اظہار مسرت اور حضرت مولانا مدظلہم کی ذات گرامی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے پانچ ہزار علماء و مشائخ، مدرسین، شیوخ حدیث، مدارس کے مہتممین حضرات اور عالمی مجلس

کے عہدے داران و مبلغین نے ہزاروں ہزار عوام کی موجودگی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے سٹیج پر مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی دستار بندی کرائی تو بلا مبالغہ شرکاء کی آنکھوں سے خوشیوں کا سیل رواں جاری ہوگیا۔ فلک شگاف نعروں، اظہار مسرت کے بھرپور مظاہرے، جذبات کا تلاطم، محبتوں کے جوار بھاٹا نے ایسا ماحول اختیار کیا کہ جس کی مثال پیش کرنا مشکل ہوگیا۔ وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا سننے یا لکھنے سے نہیں۔

۳۲...... حضرت پیر طریقت مولانا خواجہ محمد ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہم امیر مرکزیہ جمعرات کو پہلے وقت تشریف لائے۔ ظہر کے بعد سے عصر تک اور رات عشاء کے بعد کے اجلاس میں شریک رہے۔ آپ کی طبیعت متواتر اسفار اور عوارض کے باعث ایسی نڈھال ہوئی کہ آپ اجلاس کے دوران سے تشریف لے گئے۔ اگلے روز ہر لمحہ تیاری کرنے کے باوجود آخر تک صحت شرکت کی متحمل نہ ہوسکی۔ سخت اضمحلال کے باعث تشریف نہ لا سکے، تو کانفرنس کے تمام تر امور میں آپ کی نمائندگی مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے فرمائی۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد انس، حافظ طالب حسین اور فقیر راقم آپ کی آرام گاہ ہمو آنہ خانقاہ نقشبندیہ حاضر ہوئے، آپ کی مزاج پرسی کی۔ کانفرنس کے کامیاب انعقاد اور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر حضرت الامیر مدظلہم نے خانقاہ شریف پر دعا فرمائی۔

۳۳...... کانفرنس کی نو نشستیں منعقد ہوئیں۔ مختلف نشستوں کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی دامت برکاتہم، صاحبزادہ خلیل احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، مولانا محبّ اللہ، صاحبزادہ ڈاکٹر محمد اجمل قادری، مولانا قاضی ثاقب الحسینی، مولانا مفتی محمد شہاب الدین موسیٰ زئی شریف اور مولانا مفتی محمد حسن نے فرمائی۔

۳۴...... کانفرنس کے تقسیم کار کے لئے چوبیس شعبے قائم کئے گئے۔ مختلف شعبوں کی نگرانی فقیر راقم، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد انس، مولانا غلام رسول دین پوری، مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا قاری محمد ابوبکر شیخوپورہ، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا توصیف احمد اور مولانا عتیق الرحمٰن نے کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سٹالوں پر نئے سال کی ڈائری اور کیلنڈروں کی خریداری میں سامعین نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ ڈائری ۳۵۰ روپے اور کیلنڈر ۱۵۰/روپے قیمت رکھی گئی۔

<u>پہلی نشست ۲۴/اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد از فجر:</u>

مولانا مفتی محمد حسن لاہور کے درس قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

دوسری نشست ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات صبح دس بجے تا اذان ظہر:

افتتاحی دعا: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں

صدارت: حضرت مولانا سائیں محمد عبداللہ پہوڑ سندھ

مہمان خصوصی: حضرت مولانا صاحبزادہ نجیب احمد صاحب خانقاہ سراجیہ

تلاوت: قاری محمد عمیر متعلم جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

نظم: مولوی امان اللہ متعلم ؍؍ ؍؍ ؍؍ چناب نگر

بیان: مولانا علاؤالدین چناب نگر — مولانا محمد اویس متعلم مدرسہ چناب نگر

مولانا لال محمد شکارپور سندھ — مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس شکارپور

مولوی محمد میاں حمادی ٹنڈوآدم — مولانا محمد حنیف سیال مبلغ عالمی مجلس تھرپارکر

مولانا سیف اللہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

نعت: عبدالواحد جتوئی سندھی

بیان: حضرت سائیں مولانا عبداللہ پہوڑ سندھ — مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ عالمی مجلس ملتان

قاری محمد انور انصر چونڈہ — مولانا محمد عباس ہنگو

مولانا کامران اختر ساہیوال — مولانا عبدالرشید غازی مبلغ عالمی مجلس فیصل آباد

مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ عالمی مجلس بہاول نگر — مولانا عنایت اللہ مبلغ عالمی مجلس کوئٹہ

نعت: مولانا محمد قاسم گجر لاہور — **آخری بیان:** حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان

تیسری نشست ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد از ظہر:

صدارت: حضرت مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

تلاوت: قاری محمد داؤد نقشبندی لاہور

بیان: مولانا تنویر احمد قائد آباد، مولانا محمد عادل خورشید مبلغ مظفرآباد کشمیر، مولانا سمیع اللہ مبلغ لاہور

مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی امیر مرکزی علماء کونسل پاکستان

مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ — مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر چنیوٹ

مولانا قاری علیم الدین شاکر ناظم عمومی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

مولانا قاری محمد کامران حیدرآباد — مولانا مفتی ذکاء اللہ ساہی وال

پیر طریقت حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی بیر شریف سندھ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی   مولانا مفتی شمس الحق بنوں
مولانا قاری محمد اسلم امیر عالمی مجلس نوشہرہ   مولانا ابتسام الٰہی ظہیر خطیب اعظم اہل حدیث لاہور
شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی ناظم وفاق المدارس العربیہ جنوبی پنجاب
خطیب اسلام مولانا محمد امجد خان مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان
مولانا محمد اکرم نوشہرہ   مولانا ایوب خان خطیب اعظم ڈسکہ

چوتھی نشست ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد نماز عصر:

مجلس سوالات وجوابات: فقیر: اللہ وسایا ملتان

پانچویں نشست ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد از مغرب:

صدارت: حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اجمل قادری لاہور

تلاوت: قاری محمد ساجد لالیاں

بیان: مولانا قاری جمیل احمد بندھانی امیر عالمی مجلس سکھر، مولانا محمد اویس مبلغ عالمی مجلس کوئٹہ
مولانا مفتی محمد احمد خان خطیب اسلام وراہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ

مجلس ذکر: حضرت مولانا محمد اجمل قادری لاہور

بیان: پیر طریقت حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی اٹک   نعت: جناب ابوہریرہ سرگودہا

چھٹی نشست ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد از عشاء

صدارت: حضرت الامیر حضرت اقدس مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہم

مہمان خصوصی: پیر طریقت حضرت صوفی محمد دین مدظلہم گوجرہ
پیر طریقت حضرت سائیں غلام اللہ ہالیجوی مدظلہ سندھ
پیر طریقت حضرت قاضی ثاقب الحسینی مدظلہ اٹک

تلاوت: قاری مسعود احمد ربانی فاروق آباد، قاری محمد ناصر مدرس باب العلوم کہروڑپکا

نعت: حافظ عبدالعزیز جھنگ   جناب نیاز الرحمٰن فیصل آباد

بیان: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا
مولانا محمد عاطف مرکز اہل سنت سرگودھا، مفتی محمد زبیر صلاح ایبٹ آباد
حضرت مولانا قاری محمد ابوبکر جہلم، حضرت مولانا آدم خان امیر عالمی مجلس ژوب
جناب محمد فیاض بٹ تاجر راہنما لاہور   حضرت مولانا رضوان عزیز عارف والا

نعت: جناب واصف رحیمی کوہاٹ

بیان: مولانا محمد انس مبلغ عالمی مجلس ملتان   مولانا آدم خان راولپنڈی

حضرت مولانا عبدالغفور حیدری مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان

حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی   مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال

خواجہ مدثر محمود خانقاہ عالیہ تونسہ شریف   مولانا مفتی شاہد مسعود سرگودھا

نعت: امین برادران، جناب مسلم جان نقشبندی، جناب جاوید انور خٹک کرک

بیان: مولانا ولی اللہ جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

مولانا صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صدر ملی یکجہتی کونسل

مولانا محمد الیاس چنیوٹ ایم پی اے   صاحبزادہ مولانا مبشر محمود فیصل آباد

مولانا قاری محمد اکرام الحق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان

ساتویں نشست ۲۵/ اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعہ بعد از فجر

درس قرآن مجید: حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا

آٹھویں نشست ۲۵/ اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعہ صبح ۱۰ بجے قبل از جمعہ

صدارت: حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ لاہور

تلاوت: مولانا قاری احسان اللہ فاروقی   قاری محمد عثمان مالکی ساہیوال

نعت: مولانا رانا محمد عثمان پسروری، جناب طاہر بلال چشتی جھنگ، مولانا کلیم اللہ گل

بیان: مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس خوشاب   مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ عالمی مجلس جھنگ

مولانا شرافت علی مبلغ نارووال   مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ

مولانا مفتی محمد حسین امیر مجلس جوہر آباد   مولانا محمد طارق مبلغ مجلس راولپنڈی

مولانا عبیدالرحمٰن گوجرانوالہ   مولانا محمد سلیمان معاویہ مبلغ ساہیوال

نعت: جناب آصف شیرازی فیصل آباد

بیان: مولانا محمد خالد عابد مبلغ سرگودھا   مولانا حمزہ لقمان مبلغ ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم   مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص

جناب محمد شعیب گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خان   مولانا ابرار شریف مبلغ حیدر آباد

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مرکزی راہنما   مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان مرکزی راہنما

فقیر: اللہ وسایا ملتان　　اذان جمعہ: سوا ایک بجے مولانا حافظ مہتاب احمد لاہور

خطبہ وامامت: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں

آخری نشست ۲۵؍اکتوبر۲۰۲۴ء بعد از نماز جمعہ:

صدارت: پیر طریقت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

تلاوت: قاری مشتاق احمد رحیمی امیر مجلس قصور　　نعت: جناب طاہر بلال چشتی

بیان: مولانا محمد عابد کمال مبلغ پشاور، مولانا محمد یوسف ثانی مہتمم دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد

قراردادیں: مولانا قاضی احسان احمد مرکزی راہنما　　نعتیہ کلام: حافظ ابوبکر مدنی کراچی

بیان: معروف نامور مذہبی اسکالر حضرت مولانا عدنان کاکاخیل

آمد واستقبال: حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم

استقبالیہ کلمات: فقیر: اللہ وسایا ملتان

آخری بیان: قائد اسلامی انقلاب ومحافظ ختم نبوت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم

اختتامی دعا: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

اذان عصر: مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص سندھ

جماعت عصر: مولانا محمد شاہد ندیم استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر

رووانگی: مہمانان گرامی وشرکاء کانفرنس　　رہے نام اللہ جل جلالہ کا!

قراردادیں متعلقہ آزاد کشمیر حکومت

۲۴؍اکتوبر۲۰۲۴ء کو بعد از ظہر اجلاس میں مظفرآباد وآزاد کشمیر کے مبلغ مولانا عادل خورشید نے ذیل کی قراردادوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہیں اجلاس عام میں پیش کر کے عوام سے ان کی منظوری حاصل کی۔ جو یہ ہیں:

☆…… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع واضح کرتا ہے کہ آئین پاکستان کے مطابق صدر پاکستان اور صدر آزاد جموں وکشمیر کا مسلمان ہونا، اسی طرح وزیراعظم پاکستان اور وزیراعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔

☆…… لہٰذا آزاد جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ریاست کے عبوری آئین ۱۹۷۴ء کے آرٹیکل ۳؍ڈی میں بلدیاتی اداروں کے لئے اور آرٹیکل ۲۲ میں قانون ساز اسمبلی کے لئے مسلمان اور غیرمسلم کے فرنچائز کو ان ہی خطوط پر علیحدہ کر دیا جائے جن خطوط پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے

آئین میں علیحدہ کردیا گیا ہے اور علیحدگی کے بعد ذیلی قانون سازی کے ذریعہ ہر اس فرد کے لئے جو مسلمان ہونے کا دعویدار ہو ختمِ نبوت کا وہی حلف نامہ جسے آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی نے مسلمانوں کے نکاح کے لئے وضع کر رکھا ہے لازم قرار دیا جائے جیسا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ۱۹۷۴ء سے چلا آ رہا ہے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت ریاست جموں وکشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنے سٹیٹ سبجیکٹ سرٹیفکیٹ کے درخواست فارم میں بھی ہر فرد سے اس کا مذہب پوچھے اگر فرد خود کو مسلمان ظاہر کرے تو پاکستان کی وزاتِ داخلہ کی طرح اس سے ختمِ نبوت کے حلف نامہ پر دستخط یا نشان انگوٹھا ثبت کروائے۔

☆...... یہ اجتماع آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمان اور غیر مسلم کا فرنچائز آئینی ترمیم کے ذریعہ الگ کرتے ہوئے الیکشن کمیشن آف آزاد جموں وکشمیر میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرح کا ووٹر فارم متعارف کروائے جس میں فرد سے اس کا مذہب پوچھا جائے، اگر فرد خود کو مسلمان ظاہر کرے تو اس سے ختم نبوت کے حلف نامہ پر دستخطوں کے ساتھ ساتھ نشان انگوٹھا بھی لازمی ثبت کروائے۔

☆...... یہ اجتماع آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ ریاست جموں کشمیر عبوری آئین ۱۹۷۴ء کے آرٹیکل ۵ کلاز اور آرٹیکل ۱۳ کلاز (۴) کے جدول اول میں آئینی ترمیم کر کے صدر اور وزیراعظم کے عہدوں کے حلف ناموں کی عبارت میں بھی من وعن وہی الفاظ درج کئے جائیں جو آئین پاکستان کے جدول سوئم میں صدر اور وزیراعظم پاکستان کے عہدوں کے حلف ناموں کی عبارت کے لئے درج ہیں۔(مولانا عادل خورشید)

۴۳ ویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی قراردادیں

۲۵ر اکتوبر ۲۰۲۴ء بعد از جمعہ ختم نبوت کے آخری اجلاس میں مولانا قاضی احسان احمد نے یہ قرار دادیں عوام کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کے سامنے پرجوش انداز میں پیش کر کے بڑے ایمان پرور، وجد آفرین ماحول اور نعروں کی گونج میں منظور کرائیں۔ وہ قراردادیں یہ ہیں:

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم اجتماع قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کو حالیہ آئینی ترمیم میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں، سود کے خاتمہ کے متعلق تاریخ کا تعین اور مدارس عربیہ کی رجسٹریشن کے متعلق آئینی فیصلہ جات کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع کچھ دن قبل قادیانیت کے متعلق سپریم کورٹ کے تفصیلی وتاریخی فیصلے کے اجرا کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید رکھتا ہے کہ فیصلہ عقیدہ ختم نبوت کے نظریاتی وفکری تشخص کی حفاظت کے لئے مشعل راہ ہوگا۔

☆...... یہ اجتماع حکومت اور انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی آئینی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے چناب نگر سمیت ملک بھر میں قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال کرنے سے منع کرے اور انہیں آئین وقانون کا پابند بنائے۔

☆...... دین اسلام تمام اقلیتوں کے حقوق کا علم بردار ہے جبکہ قادیانیوں نے آئین میں اپنی متعینہ دستوری حیثیت تسلیم کرنے کے بجائے آئین سے بغاوت پر مبنی موقف اپنایا ہوا ہے یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو اپنی آئینی دستوری حیثیت تسلیم کرنے کا پابند بنایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع بلوچستان اور خیبر پختون خواہ میں دہشت گردی فورسز پر حملوں کی پرزور مذمت کرتا ہے، فورسز اور مزدور طبقہ کی شہادتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع اسرائیل کی لبنان اور فلسطین پر وحشیانہ بمباری کی مذمت کرتا ہے اور اسلامی ممالک کے سربراہان سے اسلامی وانسانی غیرت وحمیت کا ثبوت دینے کا مطالبہ کرتا ہے نیز اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسرائیل کو دہشت گرد ملک قرار دیا جائے اور اسرائیلی وزیراعظم پر عالمی عدالت میں جنگی جرائم کے تحت مقدمات چلائے جائیں۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع سینٹ آف پاکستان میں ۷ ستمبر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی فتح پر عام تعطیل کی قرارداد لانے کا اور آزاد کشمیر حکومت کی جانب سے ہر سال ۷ر ستمبر سرکاری طور پر یوم ختم نبوت منانے کے اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے۔ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں تمام قادیانی ویب سائٹس اور پیجز کو بلاک کیا جائے اور سوشل میڈیا پر اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں اور گستاخانہ مواد کا سختی سے فی الفور نوٹس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے اور دیگر اقلیتوں کی طرح قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے، اور بلاتفریق چناب نگر کے رہائشیوں کو زمین کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

سیرت خاتم الانبیاء جلسہ اتراء قائد آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام اتراء شہر قائد آباد ضلع خوشاب میں مولانا عثمان فاروقی کی نگرانی میں ۸ر اکتوبر ۲۰۲۴ء کو بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا، مولانا محمد ساجد مبلغ خوشاب اور مولانا تنویر احمد امیر مجلس قائد آباد کے خطابات ہوئے۔

قائد انقلاب اسلامی مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی خدمت میں استقبالیہ

استقبالیہ: مولانا اللہ وسایا، ضبط تحریر: مولانا محمد وسیم اسلم

۲۵؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بعد از جمعہ ۴۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے آخری اجلاس عام میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی خدمت میں مولانا اللہ وسایا صاحب نے تقریری استقبالیہ پیش کیا، ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات گرامی! آپ سب حضرات مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے آج کے اس اجلاس کے مہمان خصوصی، ہم سب کے سرپرست، مخدوم اور مخدوم زادہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم تشریف لاچکے ہیں اور اسٹیج پر آپ کے سامنے تشریف فرماہیں۔ وقت انتہائی مختصر ہے بغیر کسی تاخیر کے ہم کوشش کریں گے کہ حضرت مدظلہم کا بیان شروع ہوجائے۔ آپ کے اور ان کے درمیان ہم لوگ زیادہ دیر حائل نہیں رہیں گے، لیکن ایک دو باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں کہے بغیر چارہ نہیں۔

میرے بھائیو! میں سب سے پہلے تو حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم سے معافی چاہتا ہوں کہ ان کے اور میرے درمیان ایک ایسا راز ہے جسے میں گزشتہ پانچ سات سال سے چھپائے ہوئے ہوں اور آج تک کسی کے سامنے میں نے اس کا تذکرہ نہیں کیا، لیکن آج میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں کہ حضرت مدظلہم کی موجودگی میں، میں آپ حضرات کے سامنے اس راز کا انکشاف کروں۔ وہ راز یہ ہے کہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے فارغ التحصیل ایک عالم ربانی نے خواب دیکھا اور انہیں رحمت عالم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں خواب کے اندر ارشاد فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی جدوجہد کے تمام تر کام کی سرپرستی اور اس کی نگرانی حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے سپرد کردی جائے۔ (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر)

میرے بھائیو! مجھ سے کہیں زیادہ حضرت مولانا مدظلہم کو اس خواب کی تفصیلات کا علم ہے۔ میں نے آج تک کسی کے سامنے حتیٰ کہ اپنے بزرگوں کے سامنے یا اپنی اولاد کے سامنے تو درکنار، خواب میں اپنے آپ سے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

ہمارے حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب نے خواب دیکھا مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ خواب میں ملے۔ قاری صاحب فرماتے ہیں کہ: ہم نے حضرت مفتی صاحبؒ سے درخواست کی کہ حق تعالیٰ شانہ نے آپ سے اس دنیا کے اندر دین اسلام کی سربلندی کے لئے بڑا کام لیا، آپ ارشاد فرمائیں کہ

آخرت کا معاملہ کیسے رہا؟ حضرت قاری صاحب مدظلہم کے صاحبزادے (مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی) موجود ہیں، میں ان کی موجودگی میں روایت عرض کررہا ہوں۔

مفتی صاحبؒ نے انہیں خواب کے اندر فرمایا کہ میں نے حدیث شریف پڑھائی، ملک عزیز میں اشاعت اسلام کے لئے، نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد کی اور کامیاب جدوجہد کی، لیکن جتنا مجھے اعزاز برزخ کے اندر ملا ہے وہ رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو اسمبلی میں جدوجہد کی تھی، یہ اسی کا صدقہ ہے۔

میرے بھائیو! وہ جو کراچی کے اس عالم دین جو عالم ربانی ہیں انتہائی صالح اور بزرگ طبیعت ہیں، نے خواب دیکھا کہ رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت مولانا فضل الرحمٰن کو پاکستان میں ختم نبوت کے کام کا انچارج بنادیا جائے۔

میں درخواست کرتا ہوں آپ حضرات چناب نگر میں بیٹھے ہیں ایک دو کلومیٹر پر آپ حضرات کا چنیوٹ ہے اور مجھے یاد ہے، صرف یاد نہیں بلکہ خوب یاد ہے کہ وزیراعلیٰ بننے کے بعد حضرت مفتی صاحب ہماری سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ پہ تشریف لائے تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ان کا استقبال کرتے ہوئے استقبالی کلمات کہے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں کے ساتھ اس منظر کو دیکھا، کانوں کے ساتھ سنا اور دماغ میں محفوظ کیا کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے حضرت مفتی صاحبؒ سے کہا کہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے کہنے پر ہم لوگوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کا بیڑا اٹھایا تھا، اب میں زندگی کے اس حصے میں ہوں کہ پتا نہیں کب بلاوا آجائے جو قدرت نے آپ (حضرت مفتی محمودؒ) کو عزت دی کہ تازہ وزیراعلیٰ بن کر تشریف لائے، فرمایا: ''اب میں ختم نبوت کا کام آپ کی جھولی میں ڈالتا ہوں۔'' پھر آپ حضرات جانتے ہیں کہ اس کے بعد ۱۹۷۴ء کی تحریک چلی اور اس تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جس میں حضرت مفکر اسلام کا کردار کسی سے مخفی نہیں۔

ہمارے کراچی کے اس عالم دین کا خواب دیکھنا اور قدرت کی طرف سے اس خواب کے پورا ہونے کا یہ نظم بنا کہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور یہ مسکین! ہم حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ حضرت ۷ر ستمبر ۲۰۲۴ء کو ہم ایک بڑا جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ تاریخ عنایت فرمائیں کہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیئے پچاس سال پورے ہورہے ہیں۔ اب قدرت کی طرف سے خواب میں رحمت عالم ﷺ کا اس عالم دین کو کہنا اور ادھر حضرت مولانا کا یہ سننا کہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیئے ہوئے ۵۰ سال پورے ہورہے ہیں، ختم نبوت گولڈن جوبلی یوم الفتح منانا ہے تو یہ خالصتاً تکوینی امر ہے کہ حضرت مولانا کی زبان پر اللہ پاک پروردگار عالم کی تقدیر بولی اور حضرت نے فرمایا کہ یہ کانفرنس جمعیت علمائے اسلام کرے گی، اس کے داعی ہم ہوں گے، اس کی میزبانی آپ کریں گے۔

میرے بھائیو! ہم لوگ اجلاس کرتے۔ ایک کامیاب جلسہ ہوجاتا اور یقیناً ہوجاتا۔ جمعیت علمائے اسلام نے بھی ملک کے اندر کتنے اجتماع منعقد کئے، بلاشبہ مثالی اجتماع ہوتے ہیں جمعیت کے۔ ان کا دوست دشمن بھی اعتراف کرتا ہے۔ جمعیت نے بڑے بڑے مارچ کئے، وہ بھی بڑے کامیاب کئے۔ ساری دنیا اس کا اعتراف کرتی ہے۔ لیکن ۷/ستمبر کے حوالے سے حضرت مولانا کا یہ فرمانا کہ ہم اس کے داعی بنیں گے، اللہ نے اس جملے کے اندر برکت یہ ڈالی کہ کراچی سے لے کر خیبر تک وہ صرف ایک کانفرنس یا گولڈن جوبلی نہ رہی، یوم الفتح نہ رہا، بلکہ حضرت کے اس اعلان نے پورے ملک میں ایک تحریک کی شکل اختیار کرلی۔

میرے بھائیو! بلاشبہ جس طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک میں قوم کے جذبات تھے، جس طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک میں قوم کو آگاہی ملی، بیداری ملی اور قوم نے بہت بڑا معرکہ مارا۔

گولڈن جوبلی کے حوالے سے حضرت مولانا کی قیادت باسعادت میں اس اعلان کا کیا ہونا تھا: قدرت حق ایسے طور پر متوجہ ہوئی کہ کراچی سے لے کر خیبر تک وہی تحریک کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ آپ حضرات گواہی دیں گے کہ حضرت نے لاہور کے اندر جو تقریر کی، اس تقریر میں کہا کہ اس اجتماع کے ذریعے آئندہ ہم نے ۵۰ سال کے لئے قادیانیت کی ایسی کمر توڑ دی گئی ہے کہ وہ کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہیں گے۔ چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس معرکہ سے فارغ نہیں ہوئے تھے اس کا بھی تمام تر کریڈٹ ہمارے مخدوم حضرت مولانا فضل الرحمٰن کو جاتا ہے۔ دو چار مہینوں سے برابر سپریم کورٹ میں ایک قادیانی و مسلم کیس لڑا جارہا تھا، حضرت اس میں تشریف لے گئے اور چھا گئے۔ رحمت حق اس طرف متوجہ ہوگئی۔ آپ کے پہلی دفعہ تشریف لے جانے پر حق تعالیٰ نے امت کو بعینہ اسی طرح کامیابی سے نوازا، جس طرح کے ۱۹۷۴ء کی تحریک میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت میں اللہ رب العزت نے امت کو کامیابی سے نوازا تھا۔ وہ فیصلہ چھپ چکا ہے۔ وہ فیصلہ آپ حضرات فری میں یہاں (ختم نبوت کانفرنس چناب نگر) سے لے کر جائیں گے۔ مجھے بڑی شدت کے ساتھ احساس ہے کہ بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ عصر کا وقت قریب ہے۔

لیکن یہ کہے بغیر بھی چارہ نہیں کہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے خیبر پختون خواہ کے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد پنجاب میں جو سب سے پہلا جلسہ کیا تھا وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لاہور کا جلسہ تھا، لاہور میں مولانا لال حسین اخترؒ کی صدارت میں آپ نے اس ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا تھا، آپ حضرات اسے حسن اتفاق کہیں یا قدرت کی دین، کہ آج قومی اسمبلی میں حق تعالیٰ نے حضرت مولانا کو جس طرح سرو قد کیا،

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں کہ ایک زمانہ تھا تحریک آزادی میں کانگریس ہو یا مسلم لیگ، ہندو ہو یا مسلمان وہ تمام تر تحریک آزادی میں کام کرنے والی قیادت حضرت شیخ الہندؒ کی رہنمائی کی محتاج ہوتی تھی۔ آج صرف آپ نے نہیں، بلکہ پوری دنیا نے دیکھا کہ پاکستان میں آئین کی گتھیاں سلجھانے کے لئے

اپوزیشن اور گورنمنٹ سب کو اللہ نے حضرت مولانا دامت برکاتہم کے دروازے پر آنے پہ مجبور کر دیا۔ یہ صرف آپ سب کے لئے نہیں، جمعیت علمائے اسلام کے لئے نہیں، بلکہ اس خطے میں دین اسلام کے لئے کام کرنے والے تمام تر افراد اور اداروں کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ ان سب کی قیادت ان سب کی رہنمائی کا اللہ تعالیٰ نے ہمارے مخدوم مولانا فضل الرحمٰن کو اعزاز بخشا۔ (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر)

ٹھہر جائیں! کہتے ہیں کہ نسبت قائم ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''طابق النعل بالنعل''

وزیر اعلیٰ بننے کے بعد حضرت مفتی صاحب پنجاب میں تشریف لائے تو ختم نبوت کے جلسے پہ تشریف لائے تھے پہلی دفعہ۔ سبحان اللہ تو کہو! (سبحان اللہ!)

آئین پاکستان میں ۲۶ ویں ترمیم کے ذریعہ اسلام کی سربلندی کے بعد، دینی مدارس کے استحکام کے بعد، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانونی شکل دلوانے کے لئے آئینی طور پر حکومت کو اور اپوزیشن کو پابند کرنے کے بعد، حضرت مولانا فضل الرحمٰن آج اگر کامیابی کے بعد ملک میں پہلے کسی عوامی جلسے سے خطاب کر رہے ہیں تو وہ بھی ان کے والد محترم کی سنت کے مطابق سب سے پہلا جلسہ وہ ختم نبوت کا جلسہ ہے، جس میں حضرت مولانا تشریف لائے ہیں۔ (سبحان اللہ!)

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں ۷۰ سال کی تاریخ گواہ ہے، جمعیت علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت برابر آج تک ایک دوسرے کے حلیف ہیں۔ ختم نبوت کے ضمن میں کوئی ایسا کام نہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام کے دروازے پر گئی ہو اور جمعیت نے روکھا پن اختیار کیا ہو، بلکہ ہمیشہ انہوں نے اس کام کی قیادت کی۔ ہم نے اس روایت کو زندہ رکھا کہ اس ملک میں کوئی قدم اٹھانے سے پہلے جمعیت علمائے اسلام کی قیادت کو اعتماد میں لیا، ان کی سرپرستی کے ہاتھ کو اپنے سر پہ پہلے رکھا۔ انہوں نے اشارہ کیا، ہم نے جان کی بازی لگائی اور قدرت حق نے کامیابی کے ساتھ نوازا۔

آج اسی عزم کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات کہتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے کہ ہمارے پاس کیا ہے؟ ہم مسکین لوگ ہیں۔ میری بہترین معلومات کے مطابق آج کے اس اجلاس میں پانچ ہزار سے زیادہ فارغ التحصیل علمائے کرام، مشائخ، دینی جماعتوں کے سربراہان، شیوخ حدیث، مختلف جماعتوں کے سربراہان آج ان سب کی موجودگی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی دستار بندی کی جائے گی۔ دستار بندی حضرت صاحبزادہ خلیل احمد کرائیں گے۔ پانچ ہزار علماء و مشائخ کی موجودگی ان کے ساتھ ہے۔ پورا اجتماع کھڑا ہو کر اس تقریب کے منظر کا شاہد عدل بن جائے۔ (لوگوں نے کھڑے ہو کر خوشی سے پرنم آنکھوں کے ساتھ فلک شگاف نعروں کی گونج میں مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی دستار بندی کے اس عمل کو دیکھا اور تاریخ نے اپنے سینہ میں اس کو محفوظ کیا۔ نعرہ تکبیر، اللہ اکبر!، تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد!)

ختم نبوۃ کانفرنس چناب نگر سے قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا خطاب

ضبط تحریر: مولانا محمد وسیم اسلم

الحمدلله و کفیٰ وسلام علی عباده الذین اصطفی لاسیما علی سید الرسل و خاتم الانبیاء وعلی آله وصحبه و من بهدیهم اهتدی، اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم. یریدون لیطفوا نور الله بافواههم والله متمم نوره ولو کره الکافرون، صدق الله العظیم!

جناب صدر محترم، اکابر علماء کرام، مشائخ عظام، بزرگان ملت، میرے جوانو، میرے دوستو، میرے بھائیو! حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے تو سارے راز فاش کردیئے، اب میں کیا کہوں گا؟

''من آنم که من دانم''

مجھے اپنی حیثیت معلوم ہے میں اپنی کم مائیگی سے واقف ہوں، میں آپ کا ایک ادنیٰ کارکن ہوں اور جو کچھ بھی کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے کیا ہے، ہمیں اللہ کا شکرادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں خدمت کی توفیق بھی دی اور اگر کچھ کامیابیاں ملیں تو اس کی نسبت بھی ہمیں عطاء کردی یہ اسی کی مہربانی ہے اور اس کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

ہم حکومت میں تھے، ہمارے پاس طاقت تھی جمعیۃ کی چار وزارتیں تھیں، یہی شہباز شریف صاحب وزیراعظم تھے، مدارس کے بارے میں یہی ڈرافٹ جو آج پاس ہوا ہے یہ اسی وقت تیار ہوا تھا اس وقت بھی اس پر اتفاق تھا اس وقت پاس نہیں ہوسکا آج ہم حزب اختلاف میں ہیں۔ سولہ کی بجائے ہمارے پاس آٹھ ممبر ہیں قومی اسمبلی میں اور اس کے باوجود کامیاب ہوگیا اور وہ بل پاس ہوگیا تو ظاہر ہے کہ آپ خود اندازہ لگائیں اس میں ہمارا کیا کمال ہے، اس وقت کامیاب ہو جاتا جب ہم حکومت میں بھی تھے ہماری تعداد بھی زیادہ تھی ہمارے پاس وزارتیں بھی تھیں۔ نہیں ہوسکا اور آج جب یہ سب کچھ نہیں تھا تو ہوگیا۔ تو اللہ کی طاقت کے بغیر کون کرسکتا ہے؟ ہاں ہمارا ایمان بڑھ گیا، ہمارے عقیدے میں پختگی آئی ہے کہ مدارس کا محافظ اللہ ہے، اور دنیا کی کوئی طاقت دینی مدرسے کا خاتمے کا خواب دیکھے گا تو ہمیشہ تشنہ تعبیر بنے گا۔

میرے محترم دوستو! آپ جانتے ہیں کہ سپریم کورٹ میں ایک فیصلہ آیا مبارک ثانی کیس کے نام سے، کیس مختصر تھا کہ ملزم کی ضمانت ہونی چاہیئے یا نہیں ہونی چاہیئے، لیکن اس کے فیصلے میں غیر ضروری طور پر اضافہ کیا گیا اور وہ فیصلہ متنازع ہوگیا اسے قوم نے قبول نہیں کیا ملک بھر میں اس کے خلاف احتجاج ہوا اور

سپریم کورٹ کو اس کا ادراک ہوا، اس کے بعد ایک نظر ثانی اپیل میں اس نے پھر فیصلہ دیا اس سے بھی قوم مطمئن نہیں ہوسکی پھر اپنے فیصلے کی اصلاح کے لئے عدالت نے دوبارہ سماعت رکھی تمام مکاتب فکر کے علماء کو بلایا گیا مذہبی جماعتوں کے نمائندوں کو بلایا گیا اور میں بھی زندگی میں پہلی مرتبہ کسی عدالت میں پیش ہوا اور وہ بھی ختم نبوت کے لئے پیش ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمیں کامیابی بخشی ایک مختصر فیصلہ آیا جس پر تمام مکاتب فکر نے اتفاق رائے کیا اور پورے ملک میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی، اب اس کا تفصیلی فیصلہ آنا تھا اس میں جوں جوں تاخیر ہوتی گئی ہر طرف تشویش بڑھتی گئی۔ بالآخر وہ تفصیلی فیصلہ بھی آ گیا، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ تھوڑا سا اس میں اضافہ کرنا بھی تجویز کیا، حضرت مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے بھی اس کا مطالعہ کیا، میرے پاس بھی وہ تفصیلی فیصلہ آیا کچھ الفاظ کے اضافے کچھ ردوبدل کچھ حوالوں کا اضافہ جو ہم سے ہوسکا اور اسی وقت جب ہم اس پر بحث کر رہے تھے تو مجھے ایک تجویز یاد آئی کہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے کسی وقت مجھے یہ تجویز دی تھی اب مجھے بھول گئی تھی اسی وقت ان سے رابطہ کیا کہ بھئی ہم اب آخری تفصیلی فیصلے کو دیکھ رہے ہیں آپ نے ایک تجویز دی تھی ذرا دوبارہ دہرا دیجئے انہوں نے دوبارہ دہرائی اس تجویز کو بھی فیصلے میں سمویا گیا اور الحمدللہ وہ تفصیلی فیصلہ بھی آ گیا اور قادیانیت ایک بار پھر بری طرح شکست کھا گئی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے جس طرح میں نے لاہور کانفرنس میں کہا تھا اور میں یہ بھی بتا دوں کہ لاہور کانفرنس جو ۱۹۷۴ء کے سات ستمبر کے فیصلہ کی یاد میں گولڈن جوبلی کے طور پر منایا جا رہا تھا یوم الفتح کے طور پر منایا جا رہا تھا اس نے تاریخ لاہور کے تمام بڑے بڑے جلسوں کے ریکارڈ توڑ دیئے تھے، تو دعوت میں تو الحمدللہ کوئی کمی نہیں رہی تھی لوگوں نے بھرپور دعوت قبول کی لوگ پہنچے اور یہ آپ کی طاقت تھی کہ جس قوت نے عدالت عظمیٰ کو بھی اپنے رائے تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا تھا، تو یہ حفاظت کا فریضہ آئندہ بھی ادا کرتے رہو گے یا سو جاؤ گے؟ اور عہد کرو کھڑے ہو کر عہد کرو اس بات کا کہ ہم اس عقیدے کی حفاظت آخری سانس تک کریں گے، خون کے آخری قطرے تک کریں گے اور کسی کو بھی ناموس رسالت پر حملہ کرنے کی اجازت پاکستان کی سرزمین پر نہیں دی جاسکے گی۔

میرے محترم دوستو! ہم ساری زندگی اس بات کی جنگ لڑتے رہے ہیں کہ پاکستان میں سود سے پاک نظام معیشت آئے لیکن ۷۷ سال ہو گئے آج تک ہماری وہ خواہش پوری نہیں ہوسکی۔ قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان جب انہوں نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کیا تو اس کی افتتاحی جلسے میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ مغرب کے نظام معیشت نے دنیا میں فساد برپا کیا ہے، مغربی نظام معیشت دو عالمی جنگوں کا سبب بنا ہے، انسانیت کو تباہ کیا ہے، ہم نے اس ملک کو قرآن وسنت اور اسلامی تعلیمات کے مطابق نظام معیشت دینا ہے۔ میں حیران ہوں قائداعظم کے ان پیروکاروں پر جو ہمیں تو ان کا مخالف قرار دیتے ہیں خود

ان کے پیروکار ہونے کے دعویدار ہیں۔ ۷۷ سال سے انہوں نے بانی پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیا، آج حالات بن گئے، ۲۶ ویں ترمیمی بل کی تجویز آئی، میں نے قومی اسمبلی میں ایک تقریر کی، مسئلہ یہ تھا کہ ججوں کی مدت ملازمت میں اضافہ کیا جائے یا سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے، ہمارا موقف یہ تھا کہ اس کے لئے آئینی ترمیم کرنی ہوگی اور ایک سرکاری ملازم کی مدت ملازمت میں اضافہ یا ان کی تعداد میں اضافہ یہ آئینی ترمیم کو زیب نہیں دیتا، ہم شخصیات کے ہاتھوں آئین کو یرغمال نہیں دیکھنا چاہتے، اگر آپ نے ترمیم کرنی ہے تو عدلیہ کی اصلاحات پر مبنی ایک بل لاؤ، سپریم کورٹ سے الگ ایک آئینی کورٹ بناؤ جو آئینی مسائل سن سکے یہ ہم اس لئے کہہ رہے تھے کہ آج بھی سپریم کورٹ میں عام لوگوں کے ۶۰ ہزار مقدمات زیر سماعت ہیں اور فیصلہ نہیں ہو رہا ان کا، پورے ملک میں چھوٹی عدالتوں سے لے کر بڑی عدالتوں تک ۲۴ لاکھ مقدمات پینڈنگ پڑے ہیں۔ آج تک اس کا فیصلہ نہیں ہو پا رہا، مدعی مدعیٰ علیہ فوت ہو جاتے ہیں اس کی اگلی نسل بھی بوڑھی ہو کر فوت ہو جاتی ہے۔ پھر اس کی اگلی نسل میں مقدمات منتقل ہوتے ہیں اور عدالتیں اپنے سر سے بوجھ نہیں اتارتیں، جب میں نے یہ بات کہی تو بڑی معصومیت کے ساتھ مجھے کہا گیا کہ جی عدالتوں کے ججوں کی مدت ملازمت میں اضافہ بھی ہم نے چھوڑ دیا، ان کی تعداد میں اضافہ بھی ہم نے چھوڑ دیا، آپ کے عدالتی اصلاحات کی تجویز بھی ہم نے قبول کر لی، آئینی عدالت کی بات بھی ہم نے قبول کر لی، اب تو آپ کی ساری باتیں ہم نے مان لی اب تو آپ آمادہ ہوں گے ہمیں ووٹ دینے پہ، تو ہمیں کہا گیا کہ اب تو آپ ہمیں ووٹ دیں گے میں نے کہا کہ ووٹ تب دوں گا جب میں آپ کے مسودے کا مطالعہ کروں گا، یہ تو عنوان ہے جو میں نے کہے تھے معنون کیا ہے؟ اس کی تفصیلات اور جزیات کیا ہیں؟

اب وہ ہمیں مسودہ نہیں دکھا رہے تھے، ہم نے کہا جب تک ہم مسودہ نہیں دیکھیں گے ہم کس طرح تائید کریں گے! بہر حال تین رات دن سے لے کر رات کے ساڑھے تین بجے تک وہ ہمیں جگائے رکھتے، کوئی آرہا ہے تو کوئی جا رہا ہے، کوئی آرہا ہے تو کوئی جا رہا ہے، بالآخر ہمیں مسودہ ہاتھ آ گیا جب ہم نے اس کا مطالعہ کیا تو وہ کسی سطح پر بھی ہمارے لئے قابل قبول نہیں تھا، میں ایک چیز کا ذکر کروں گا آپ کے سامنے کہ آئین ملک کے تمام شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کرتا ہے اس ترمیم میں بنیادی انسانی حقوق کا دائرہ تنگ کر دیا گیا تھا، کچھ استثنائیات ہوتی ہیں ان استثنائیات کا دائرہ وسیع کر دیا گیا تھا، ہم نے کہا کہ یہ تو آئین تباہ ہو جائے گا، کہاں گئی جمہوریت؟ کہاں گئے لوگوں کے انسانی حقوق؟ اور مزید کئی آئینی دفعات پر ہم نے اعتراضات کئے، ہم نے کیا حاصل کیا تفصیل میں جاؤں گا تو پھر تو بڑا وقت چاہئے، ۵۶ نکات پر مشتمل حکومتی مسودہ، ۵۶ نکات پر مشتمل حکومتی مسودہ اس کو ہم ۲۲ نکات پر لے آئے، اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ہمیں کتنی بڑی صفائی کرنی پڑی اس مسودے کی، آپ دیکھیں گے کہ مسودے کے نکات تو ۲۷ ہیں میں تو ۲۲ کہہ

رہا ہوں یہ پانچ پھر ہم نے خود اپنی طرف سے اس میں ترمیم کروا کے داخل کرا دیا ہے تو پھر ۲۷ ہو گئے۔

سود کا خاتمہ کر دیا اب لوگ کہتے ہیں کہ جی آپ نے یکم جنوری ۲۰۲۸ء تک بڑا لمبا وقت دے دیا ہے، او بھئی! میں نے نہیں دیا ہے شریعت کورٹ نے دیا تھا، شریعت کورٹ کا فیصلہ ہے اب یہ آئین کی رو سے ایک بنیادی پالیسی وجود میں آ گئی، اب دوسری چیز ساتھ پڑھتے جاؤ اسی چیز کے ساتھ کہ یکم جنوری ۲۰۲۸ء سے سود رِبا ممنوع ہوگا ختم کر دیا جائے گا، اس کے ساتھ کہا گیا ہے کہ شریعت کورٹ جب فیصلہ دیتی تھی جب اس کے خلاف کوئی ایک عام سی درخواست چلی جاتی تھی تو فیصلہ اڑ جاتا تھا اور پھر پتہ نہیں قیامت تک کب سپریم کورٹ کا فیصلہ جو ہے اس کے حق میں آتا ہے یا اپیل سنی جاتی ہے یا نہیں سنی جاتی کوئی بندش آئین میں نہیں تھی، ہم نے اس میں یہ ڈال دیا کہ اب سپریم کورٹ کے پاس صرف ایک سال ہوگا ایک سال تک اس کے خلاف اپیل وہ اس پر فیصلہ آئے گا اگر فیصلہ ایک سال میں نہ آیا تو شریعت کورٹ کا فیصلہ وہ خود بخود مؤثر قرار پائے گا، اب ان چیزوں کو آپ دیکھیں کہ سپریم کورٹ کو اس بات کا پابند کر دیا گیا ہے کہ وہ اپیل سنے گا باقاعدہ اپیل سنے گا صرف ایک عام درخواست نہیں اور باقاعدہ اپیل پر شریعت کورٹ کے ہر فیصلہ یہ ہو یا کوئی اور اگر ایک سال تک اس کی اپیل پر فیصلہ نہ آیا تو شریعت کورٹ کا اپنا فیصلہ موثر ہو جائے گا۔ اب جب یہ پالیسی آ گئی تو جس وقت سماعت ہوگی تو کیس میں مدعی آئے گا بمقابلہ وفاقی حکومت کے، وفاقی حکومت کا اٹارنی جنرل پیش ہوگا یا وفاقی حکومت کا وزیر قانون پیش ہوگا۔ وہ اب پابند ہو گیا ہے کہ وہ اپنے آئین کی روشنی میں رائے دے گا اور اس فیصلے کی مخالفت نہیں کر سکے گا۔ ان ساری چیزوں کو ملا کر پڑھا کرو پھر بات سمجھ میں آئے گی مجھے نہیں معلوم کہ میں ساری بات سمجھا بھی سکا ہوں یا نہیں لیکن یہ ساری چیزیں جس وقت آپ کے ذہن میں آ جائیں گی۔

ہماری اسلامی نظریاتی کونسل سن ۱۹۷۳ء میں بنی جب آئین بنا اور یہاں ہم بار بار اس کا ذکر بھی کر چکے ہیں کہ سن ۷۳ کے آئین کے بعد اس کونسل کی آج تک ایک سفارش پر ایک قانون سازی بھی نہیں ہوئی، وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اسمبلی میں نظریاتی کی سفارش پیش ہو جاتی ہے آگے جاتی ہے کمیٹیوں کے پاس ڈمپ ہو جاتی ہے پڑی رہتی ہے الماریاں بھری ہوئی ہیں دوبارہ اسمبلی میں لانے کی کوئی پابندی آئین میں نہیں تھی، اب اس دفعہ اس ترمیم کے ذریعے وہ رپورٹ صرف پیش نہیں ہوگی بحث کے لئے لائی جائے گی جب بحث ہوگی تو یہ ظاہر ہے ایوان دو فریقوں میں تقسیم ہوگا کچھ کہیں گے کہ اس کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے اور بات جائے گی قانون کے مطابق کوئی فیصلہ لانے پر پارلیمنٹ مجبور ہوگی کہ وہ قانون کے مطابق اور سفارشات کے مطابق قانون سازی کریں گے، وہاں تک پہنچانا بھی تو تھا نا تو وہاں تک پہنچانے کا راستہ ہم نے بنا دیا ہے۔

اب یہ ساری چیزیں وہ ہیں کہ میں اب بھی اس کو پیش رفت سمجھتا ہوں ایک کامیاب پیش رفت سے اس کو تعبیر

کرتا ہوں، ہم نے اب اس کو کامیاب بنانا ہے اور اس کو روبہ عمل لانے کے لئے آپ کو جاگتے رہنا ہے، جمعیۃ کی تنظیموں کو جاگے رہنا ہے پبلک میں جانا ہے خاموش نہیں بیٹھنا، ختم نبوت کے مبلغین کا فرض ہوگا کہ وہ جگہ جگہ اپنا موقف لے کر پبلک کو زندہ رکھے اور جو پاکستان کے عوام اس حوالے سے زندہ رہیں گے کسی مائی کا لعل اس قوانین کا اور شریعت کا راستہ نہیں روک سکے گا ان شاء اللہ، لیکن اگر آپ گھروں میں چلے گئے، مدرسوں کی حجروں میں چلے گئے، محراب کے اندر پھنس گئے، اس کے بعد پھر ذمہ دار آپ ہوں گے ہم نہیں ہوں گے۔

میرے محترم دوستو! ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں اب ہم نے اس سے آگے جانا ہے، کچھ میں ذرا تھوڑا سا چوں چوں سن رہا ہوں کہ کوئی اور ۲۷ ویں ترمیم آرہی ہے جو اس میں نہیں ہو سکا وہ کیا جائے گا، تمہارا باپ بھی نہیں کر سکے گا! کر کے دکھاؤ ذرا اور پھر اپنا حشر دیکھو لو کہ تمہارا کیا حشر کیا جاتا ہے، اس طرح بھی آسان نہیں ہے کہ آپ آرام سے کوئی ترمیم لائیں گے اور ہم چوڑیاں پہن کر گھروں میں عورتوں کی طرح بیٹھے رہیں گے یہ بھی نہیں ہوگا ان شاء اللہ! کوئی نہ سوچیں کہ جن چیزوں کو ہم نے مسترد کیا اور ۲۶ ویں ترمیم سے نکالا اسے دوبارہ کسی ترمیم کے ذریعے سے اسمبلی میں لایا جائے گا اور لوٹوں کے ووٹوں سے پاس کرو گے اور پھر وہ چلنے دیں گے ہم! لوٹوں کے ووٹوں سے پاس ہونے والی ترمیم قوم کو قابل قبول نہیں ہوتی، ہم نے سپریم کورٹ سے اپنا فیصلہ واپس لینے پر ان کو مجبور کیا، قومی اسمبلی میں تو ہم خود بیٹھے ہوئے ہیں! اور اگر کل کلاں ہم اسمبلی میں نہ بھی ہوں تب بھی الحمدللہ باہر آپ لوگ تو ہیں نا، تو پھر مل کر نکلیں گے نا ان شاء اللہ! تو بے فکر رہیں اور یہ بات بالکل صحیح کہی مولانا اللہ وسایا صاحب نے کہ پارلیمانی ان کامیابیوں کے بعد اس پہلے جلسے سے میں خطاب کر رہا ہوں اور وہ بھی ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تو ایک رسول اللہ ﷺ کی ذات باصفات کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو دل میں حاضر سمجھتے ہوئے عہد کیجئے کہ ہم نے اس ملک کو اسلام کی حقیقی منزل تک پہنچانا ہے ان شاء اللہ العزیز! اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

فیصل آباد میں ۵ قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۷ / اکتوبر ۲۰۲۴ء کو دارالافتاء جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں مفتی غلام رسول القادری کے ہاں محلہ اسلامیہ پارک فیصل آباد کے ۵ قادیانیوں نے مرزا غلام قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد پر چار حرف بھیج کر حضور ﷺ کو خاتم النّبیین اور آپ کی ختم نبوت پر صدق دل سے ایمان لائے۔ اس موقع پر گواہان: محمد قیصر ولد محمد الیاس، فریاد علی ولد منظور احمد بھی موجود تھے۔ نومسلمین کے نام درج ذیل ہیں: (۱) کامران خالد ولد خالد محمود، (۲) محمد احمد ولد کامران خالد، (۳) اربان احمد ولد کامران خالد، (۴) زریاب احمد ولد کامران خالد، (۵) ماہ نور صاحبہ۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر میں مولانا شاہ جلیل احمد اخون کا بیان

ضبط تحریر: مولانا محمد حارث ملتان

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيآت اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لاالٰه الا الله وحده لاشريک له ونشهد ان سيدنا وحبيبنا وشفيعنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالىٰ عليه وعلى آله واصحابه وبارک وسلم،اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم، اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ:۳)

قال النبی ﷺ : فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وطَهُورًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ (مسلم شریف۵۲۳)او کما قال ﷺ، صدق الله وصدق رسوله النبی الکریم!

امیر مرکزیہ مخدومنا حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب دامت برکاتہم، شاہین ختم نبوت، سرمایہ اہل سنت وسرمایہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم، حضرات علماء کرام، میرے محترم بزرگو اور دوستو! آج الحمد للہ یہ عظیم الشان کانفرنس بہاول نگر کے غیور مسلمانوں کے ایمان کی غمازی کرتی ہے اور عشق رسول کو بتاتی ہے، میں آج ہی اس کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے طویل سفر سے واپس آیا ہوں، مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں!

رحمت حق بہانہ می جوید

اللہ کی رحمت بخشش کے لئے بہانے تلاش کرتی ہے۔

پھر ایسا بہانہ جس کا تعلق پیغمبر علیہ السلام کی ذات کے ساتھ ہو اس سے بڑا کوئی بہانہ نہیں ہے۔ میرے دوستو! میں اکثر یہ کہا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے علماءِ پاکستان اور اہلیانِ پاکستان کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت جس پر قادیان کے دہقان نے ڈاکہ مارا اور بڑی سازش کے ساتھ ہمارے ملک کے رگ وپے میں داخل ہوا، حضرات علماء کرام نے پاکستان بننے سے پہلے بات اٹھائی، لیکن جب اس کا نتیجہ اہل پاکستان اور علماء پاکستان کے ذریعہ سے پوری دنیا کے سامنے آیا، ان کا کفر ننگا ہوا، پارلیمنٹ میں ان کو کافر قرار دیا گیا تو اس طرح سے یہ پاکستان پوری دنیا کے اسلامی ممالک کا لیڈر بن گیا۔

میرے دوستو! پیغمبر علیہ السلام نے اپنے قول کے ذریعہ بھی اور اپنے عمل کے ذریعہ بھی اس مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو بتایا اسی حدیث میں بتایا جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے: اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً یہ تمہید ہے آنے والی بات کی کہ میں ساری دنیا کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ہر نبی اپنے مخصوص علاقہ اور مخصوص قوم میں آیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے جن وانس، زمین وآسمان، ہر مخلوق کے لئے نبی بنا کر بھیجا اور خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ نبیوں کا سلسلہ میری ذات پر لا کر ختم کر دیا گیا۔ پیغمبر علیہ السلام نے اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (صحیح بخاری ج۲ص۱۴۹) میں اپنے قول کے ساتھ بھی اس بات کو واضح کیا اور اپنے عمل کے ساتھ بھی۔ جب پیغمبر علیہ السلام نے وہ خواب دیکھا جس کا بخاری شریف میں تذکرہ آتا ہے: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزٌ بِالْيَمَنِ وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ

عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو سونے کے کنگن میرے ہاتھ میں رکھے گئے ہیں تو مجھے اس سے تکلیف پہنچی اور ناگواری ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی اور میں نے ان پر پھونک ماری اور وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر لی کہ دو جھوٹے پیدا ہوں گے۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک تو (اسود) العنسی تھا جسے یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر۷۰۳۴)

اسود عنسی نے پیغمبر علیہ السلام کی زندگی میں دعویٰ نبوت کیا پیغمبر علیہ السلام نے عملی قدم اٹھایا۔ چنانچہ اسود عنسی کی طرف فیروز دیلمیؓ اور ایک صحابیؓ کو بھیجا، صحابہ کرام کی جماعت بھی کیا جماعت تھی دو آدمی جا رہے ہیں اس شخص کے خلاف جس کے پہرے دار ایک ہزار ہوا کرتے تھے۔ پہرا دینے والے ایک ہزار ہیں تو فوج کی تعداد نہ معلوم کتنی ہوگی اور مقابلہ کے لئے جانے والے صحابی دو ہیں کسی نے خوب کہا ہے:

عباؤں میں پیوند پتھر شکم پر قدم تلے تاجِ کسریٰ و قیصر

فیروز دیلمیؓ نے اس ملعون اسود عنسی کے قلعہ کو توڑا، نقب لگائی اور اس کو قتل کر دیا پیغمبر علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام نے خبر دے دی۔ آپ نے فرمایا: فَازَ فَيْرُوْزُ فیروز کامیاب ہوگیا۔ اور پھر آپ ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ میں اس ملعون کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی۔

اور مسیلمہ کذاب کے خلاف آپ کے پہلے خلیفہ نے اس وقت جبکہ پورے عرب میں ایک شور تھا کہ پیغمبر علیہ السلام دنیا سے چلے گئے پتہ نہیں مسلمانوں کا کیا بننے والا ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان حالات میں بھی جبکہ مدینہ کے تحفظ کی ضرورت تھی، فرمایا مدینہ کی گلیوں میں عورتوں کو کتے بھی نوچ دیں، ابوبکر تب بھی ختم نبوت

کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔آپ نے فوج یمامہ میں بھیجی، ایک ایک دن میں چھ چھ سو صحابہ شہید ہوئے۔

میرے دوستو! قیامت تک کے لئے قول سے بھی عمل سے بھی بتا دیا اس عقیدہ پر کوئی کمپرومائز نہیں ہوسکتا۔ قانون بن چکا ہے اور آج یہ کانفرنس دراصل اسی گولڈن جوبلی کا تسلسل ہے، مجھے وہ وقت یاد ہے جب ۱۹۷۴ء میں جامع مسجد نادر شاہ بازار بہاول نگر سے جلوس نکلتا تھا ہم بھی ساتھ ہوتے تھے، ہمارے والد صاحب مولانا نیاز محمد صاحب ختنی ترکستانیؒ ساتھ ہوتے، کچھ لوگوں کے گلہ میں ہار ہوتے اور رفیق شاہ چوک میں آکر گرفتاری دیتے، حضرت والد صاحب ان کی سرپرستی کرتے، وہ وہاں پر گرفتار ہوجاتے، پھر والد صاحب مدرسہ تشریف لے جاتے۔ ہر جمعہ ہم نے یہ منظر دیکھا ہے۔

میرے دوستو! یہ عقیدہ ختم نبوت پر قانون ویسے نہیں بن گیا اس کے پیچھے بہت بڑی بڑی قربانیاں ہیں۔اب قادیانی اپنے ان بڑوں کی سرپرستی میں، یہود ونصاریٰ کی سرپرستی میں جن کا یہ خودکاشتہ پودا ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس قانون کو کسی بھی حکومت کے ذریعہ، کسی بھی طریقہ سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

تو یاد رکھیں! ربِ کعبہ کی قسم یہ بہاول نگر کی عوام بلکہ میں خود بھی اور اس عوام کی طرف سے بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کے پسینہ سے پہلے ہمارا خون زمین پر گرے گا۔آپ تیار ہیں اس کے لئے؟؟؟ (تاج وتخت ختم نبوت، اکابرین ختم نبوت، زندہ باد!)

اس لئے میں کہا کرتا ہوں!

لوٹ آئے جتنے بھی فرزانے گئے — تا بہ منزل صرف دیوانے گئے
مستند وہی رستے مانے گئے — ہو کے جن سے تیرے دیوانے گئے

دیوانہ بنو، فرزانہ نہ بنو!

جو آغاز میں فکر انجام ہے — تیرا عشق شاید ابھی خام ہے
مستند رستے وہی مانے گئے — ہوکر جن سے تیرے دیوانہ گئے

یہ دیوانے بیٹھے ہیں۔

میں آخر میں ہمارے بہاول نگر کے مبلغ اور ان کے ساتھی اور جامع العلوم کے اساتذہ کرام اور طلباء عظام اور بہاول نگر کے وہ دوست جنہوں نے اس کے انعقاد میں کوشش کی ہے، ان سب کو اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، یہ کانفرنس کا انعقاد بتاتا ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ اہلیان بہاول نگر کسی مسئلہ میں پیچھے نہیں ہیں، نہ ماضی میں تھے نہ حال میں ہیں، نہ ان شاءاللہ مستقبل میں پیچھے رہیں گے۔ آج بھی ہم ان کے ہیں کل بھی تھے اور آئندہ کل بھی ہوں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تعارف مجموعہ کتب عقیدہ حیات النبی ﷺ

آخری قسط   حافظ محمد انس

(۱۰۲) حضرت مولانا محمد منظور نعمانی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ فراغت کے بعد تدریس بھی کی۔ نامور اور شہرہ آفاق متکلم بھی تھے۔ کئی قابل قدر کتابوں کے مصنف تھے۔ الفرقان لکھنؤ کے بانی اور مدیر تھے۔ حیات النبی ﷺ کے عنوان پر مولانا نور محمد تونسوی کتاب میں آپ کے رسالہ ”مسئلہ حیات النبی ﷺ کی حقیقت“ کا ذکر اور اقتباسات ملے، تلاش کرنے پر اس نام کا رسالہ تو نہ ملا۔ البتہ آپ کا ایک مضمون ماہنامہ الفرقان لکھنؤ بابت ماہ ربیع الآخر ۱۳۷۸ھ مطابق نومبر ۱۹۵۸ء میں ملا۔

مولانا نور محمد تونسویؒ کے نقل کردہ اقتباسات اس مضمون کے ساتھ ملائے تو یقین ہوا کہ یہی مضمون ”مسئلہ حیات النبی ﷺ“ رسالہ کی شکل میں ”مسئلہ حیات النبی ﷺ کی حقیقت“ کے نام سے شائع ہوا۔ جسے ہم اس مجموعہ میں اس نام سے شائع کر رہے ہیں۔

(۱۰۳) مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید عنایت اللہ صاحب گجراتی کے ہاں مدرس مولانا عبدالکریم میرانی تھے جو صادق آباد کے رہائشی تھے۔ انہوں نے رسالے لکھے: (۱) الاقوال السلف فی عدم سماع الاموات۔ (۲) ازالہ اوہام فی فہم الحدیث خیرالانام۔ (۳) القول المسند فی رد المہند۔ اس مؤخر الذکر رسالہ میں انہوں نے ”المہند علی المفند“ کے ایک عقیدہ حیات النبی ﷺ کا رد لکھا۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ڈیروی نے مولانا عبدالکریم میرانی کے ان رسائل بالخصوص مؤخر الذکر رسالہ ”القول المسند فی رد المہند“ کا جواب ”ضرب المُہنّد علی القول المُسنّد“ کے نام سے لکھا۔ صفر ۱۴۳۷ھ مطابق نومبر ۲۰۱۵ء میں مکتبۃ البشارٹوپی ضلع صوابی سے شائع ہوا۔ اس تصنیف کی خصوصیت یہ ہے کہ اہم اور ضروری حوالہ جات کے انہوں نے عکس دے دیئے۔ اسی طرح ہم اس کتاب کو اس مجموعہ میں شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

(۱۰۴) مولانا مجیب الرحمٰن صاحب

جامعہ محمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان کے استاذ مولانا مجیب الرحمٰن نے ”مذیل الاوہام الواردۃ فی عقیدۃ

امت خیر الانام یعنی راہ حق‘‘ نامی ایک کتاب ۲۰۰۷ء میں مکتبہ امدادیہ ٹی، بی ہسپتال روڈ ملتان سے شائع کی۔

اس کتاب کے ص ۱ سے ص ۹۰ تک کے صفحات عثمانی گروہ کراچی کے راہنما جناب منور صاحب کے نظریات کے رد میں تھے۔ اصولاً تو یہ اس مجموعہ میں شامل نہیں ہونا چاہئے تھا۔ مگر ہمارے جماعتی رفیق سفر اور دوست مولانا محمد اسلم معاویہ صاحب نے دوستی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو شامل کرادیا۔ کمپوزنگ کی بجائے کتاب کا موبائل سے عکس لیا اور گوگل سے ترجمہ کر کے فائل سیٹ کی اور ہمیں پیش کردیا۔ حالانکہ اس عمل سے اتنی غلطیاں جمع ہوجاتی ہیں جیسے گڑ کی چاشنی پر آوارہ مکھیاں۔ پتہ نہیں کس طرح ہم نے اس کی پروف ریڈنگ کی۔ البتہ ایک ایک غلطی پر مولانا اسلم معاویہ یاد آئے اور خوب یاد آئے۔ انہوں نے ڈیرے وال کی روایت پوری کی مگر ہمارا کباڑا کردیا۔ چلو جانے دیتے ہیں۔

(۱۰۵)

ڈیرہ اسماعیل خان کے عالم دین مولانا مجیب الرحمٰن صاحب نے ’’عقیدہ حیات النبی ﷺ اور صراط مستقیم‘‘ کتاب ۱۴۳۵ھ میں لکھی جو مکتبہ امدادیہ ملتان سے شائع ہوئی۔ اس میں چار آیات، سترہ احادیث مبارکہ اور اجماع سے حیات النبی ﷺ کو ثابت کیا۔

اور عقیدہ حیات النبی ﷺ پر کراچی کی عثمانی جماعت اور اشاعۃ التوحید کے دوستوں کے اعتراضات کے جوابات تحریر کئے جس سے یہ ایک دستاویز بن گئی جو اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

(۱۰۶)

اشاعت التوحید کے رہنما مولانا امیر عبداللہ صاحب نے ’’اعلان حق‘‘ کے نام سے انکار حیات النبی ﷺ پر اشکالات واعتراضات کو جمع کیا۔ مولانا مجیب الرحمٰن صاحب ڈیرہ اسماعیل خان نے ’’اظہار حق بجواب اعلان حق‘‘ کے نام سے اس کا جواب لکھا۔ جو اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

(۱۰۷) مولانا نور اللہ رشیدی صاحب

مولانا نور اللہ رشیدی صاحب نے ایک رسالہ بنام: ’’عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین امت‘‘ مرتب فرمایا، جس میں حضرات صحابہ کرامؓ، مجتہدین، اکابر علمائے دیوبند کے اقوال وعبارات کو بڑی محنت سے جمع کیا ہے۔ رسالہ کے آخر میں حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری (مدینہ منورہ) کا ایک مکتوب ’’اصحاب مدارس غور فرمائیں‘‘ کے نام سے بھی شامل ہے، جس میں عقیدہ حیات النبی ﷺ کے عنوان پر اہل مدارس کے نام چند دردمندانہ گزارشات کی گئی ہیں۔ اس رسالہ کو اس مجموعہ میں شامل کیا جارہا ہے۔

(۱۰۸) مولانا نوراللہ رشیدی صاحب

مولانا نورمحمد تونسویؒ کی کتب سے چند چیزیں جوڑ کر ''روح کی آڑ میں مسلمہ حقائق کا انکار'' کے نام سے مولانا نوراللہ رشیدی کراچوی نے رسالہ بنادیا۔ مجموعہ میں شامل کررہے ہیں۔

(۱۰۹) حکیم رانا محمد سجاد قاسمی صاحب

پسرور ضلع سیالکوٹ کے حکیم رانا محمد سجاد قاسمی نے ایک کتاب لکھی ''اکابر کا عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جسے اس مجموعہ کا جزو بنایا جارہا ہے۔

(۱۱۰) جناب بشارت حسین صفدر صاحب

گندف ضلع صوابی کے جناب مولانا بشارت حسین صفدر نے ۲۰۱۳ء میں ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام ''فرقہ مماتیہ کو آئینہ دکھایا تو برامان گئے'' رکھا۔ یہ اسی گاؤں کے پنج پیری رہنما مولانا محمد شریف صاحب نے ایک اور دوصفحاتی دو پمفلٹ لکھے، جس کا جواب جناب بشارت حسین صاحب صفدر نے اس کتاب میں دیا جسے اس مجموعہ میں شامل کررہے ہیں۔

(۱۱۱) مولانا سعید محمد بشامی صاحب

بشام ضلع شانگلہ کے حضرت مولانا سعید محمد بشامی صاحب نے مرکز اہل السنۃ والجماعت سرگودھا چک ۸۷ جنوبی سے تخصص کیا۔ عقیدہ حیات النبی ﷺ پر ۲۰۱۸ء میں ایک کتاب ''عقیدہ حیات النبی ﷺ پر اعتراضات کا علمی جائزہ'' نامی شائع کی۔ جس میں احادیث واقوالِ صحابہؓ سے اس اجماعی عقیدے کو خوب واضح کرتے ہوئے اس پر ہونے والے اعتراضات کو رفع کیا ہے۔ اس مجموعہ میں شامل کررہے ہیں۔

(۱۱۲) مولانا ابوسلمان زرمحمد صاحب

مولانا ابوسلمان زرمحمد صاحب نے ۱۴۲۶ھ میں ایک کتابچہ بنام ''عذاب قبر اور اس کا انکار ایک سنگین غلطی'' مرتب کیا۔ جس میں بہت متنوع قسم کا معلوماتی ذخیرہ جمع کردیا گیا۔ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی نے شائع کیا، جسے اس مجموعہ میں شامل کیا جارہا ہے۔

(۱۱۳) مولانا جمیل الرحمٰن عباسی صاحب

ہمارے مخدوم گرامی مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کا مناظرہ کوٹلہ شیر محمد نزد فاضل پور ضلع راجن پور میں ہوا۔ مولانا جمیل الرحمٰن عباسی نے کیسٹوں سے اس کو کاغذ پر منتقل کیا اور یوں کتاب ''مشہور مماتی علامہ احمد سعید ملتانی چتروڑگڑھی کی عبرتناک شکست کا دلکش نظارہ، حیات الانبیاء علیہم السلام کے موضوع پر یادگار مناظرہ'' تیار ہوگئی۔ اگست ۲۰۱۳ء میں یہ کتاب شائع ہوئی۔ افسوس کہ پوری کتاب میں کہیں درج نہیں کہ کون سے

سن کے کون سے مہینہ کی کون سی تاریخ کو مناظرہ ہوا۔اسی مناظرہ کی رپورٹ مولانا عبدالجبار سلفی نے بھی مرتب فرمائی۔مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم راوی ہیں کہ انہوں نے اپنی مرتب کردہ رپورٹ مناظرہ میں اس کے انعقاد کی تاریخ ۳؍جنوری ۱۹۸۳ء لکھی ہے۔الحمدللہ!اس مجموعہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۱۱۴)

ھتھیجی ضلع بہاول پور میں ۵صفر۱۴۲۳ھ مطابق ۱۸؍اپریل ۲۰۰۲ء کو حیات النبی ﷺ کے عنوان پر مناظرہ ہوا۔مولانا جمیل الرحمٰن عباسی ان دنوں جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور میں دورہ حدیث کے طالب علم تھے۔آپ کے مدمقابل اشاعۃ التوحید کے رہنما مولانا نصراللہ طاہری تھے۔اس مناظرہ کی رپورٹ ''روئیداد مناظرہ حیات الانبیاء'' کے نام پر شائع ہوئی۔جسے اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

(۱۱۵)مولانا مفتی عبدالقادر صاحب

۲۸؍ستمبر ۲۰۱۱ء کو بہبودی ضلع اٹک میں اشاعت التوحید والسنہ اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کے علمبردار مولانا نثار احمد الحسینی کے درمیان ایک ضابطہ اخلاق طے ہوا۔جسے مفتی عبدالقادر صاحب نے ترتیب دیا۔اس کی تلخیص یہاں شامل کی جارہی ہے۔

(۱۱۶)مولانا غلام مصطفیٰ صاحب

حیات النبی ﷺ کے نزاع کے پہلے دور میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور مولانا احتشام الحق تھانویؒ کو فریقین نے اپنا ثالث تسلیم کرلیا۔ثالث حضرات نے اپریل ۱۹۶۲ء کو فریقین سے اپنا عقیدہ اور اس کے دلائل طلب کئے۔مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا لال حسین اخترؒ نے اپنی تحریر بھجوادی۔

دوسری طرف سے ایسے نہ ہوا۔درمیان میں دیگر عوارض بھی آگئے۔یہ ساری تفصیل حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب کی کتاب میں آگئی ہے، جو اس مجموعہ کے اوائل میں موجود ہے۔اوائل میں جب ثالث حضرات نے پہلی تحریر لکھنے کا مطالبہ کیا۔یہ پمفلٹ لاہور سے مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری نے شائع کیا۔محض ریکارڈ کے لئے اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

(۱۱۷)جناب حافظ محمد صادق صاحب

جمعہ ۲۷؍اپریل ۱۹۶۲ء کو اشاعۃ التوحید والسنہ کے رہنما حضرت مولانا محمد امیر بندیالوی نے سرگودھا بلاک نمبر ۱۸ کی مسجد میں حیات النبی ﷺ کے حضرات کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔جس کو حضرت مولانا مفتی احمد سعید جامعہ سراج العلوم سرگودھا نے قبول کر کے تحریراً مطلع کیا کہ ۱۳؍مئی ۱۹۶۲ء کو حسب وعدہ شرائط و تاریخ مناظرہ

طے کرنے کے لئے حاضر ہوں گا۔ مولانا محمد امیر بندیالوی نے خط وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مفتی احمد سعید نے مزید خطوط ارسال کئے، لیکن مولانا محمد امیر بندیالوی نے جواب تو درکنار، مرسلہ خطوط بھی وصول نہ کئے۔ چنانچہ پمفلٹ کی شکل میں وہ خطوط شائع کر دیئے گئے۔ جو اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہیں۔

(۱۱۸) مولانا محمد نواز بلوچ صاحب

گوجرانوالہ کے معروف عالم دین مولانا محمد نواز بلوچ صاحب صدر مبلغین اہل سنت والجماعت گوجرانوالہ نے عرصہ ہوا، ایک کتابچہ تحریر کیا جس کا نام ''مسئلہ حیات النبی ﷺ، علماء دیوبند اور مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری، ایک حقیقت پسندانہ تجزیہ'' رکھا۔ جو اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

(۱۱۹) حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم

جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم نے حیات النبی ﷺ کے عنوان پر تلہ گنگ کے علاقہ میں ایک تقریر کی، جسے مولانا نور محمد آصف نے تحریر کیا، اور بزم شیخ الہند نے شائع کیا۔ یہ ۲۰۰۶ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کا نام ''عقیدہ حیات النبی ﷺ پر تقریر دلپذیر'' ہے۔

اس میں دوسری تقریر مدنی مسجد چکوال ۱۲؍ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ کی ہے، اس کے آخر میں مولانا منیر احمد صاحب منور مدظلہم کا ایک مضمون ہے۔ یہ تینوں ایک ساتھ شائع ہوئے جو ہم اس مجموعہ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۱۲۰) مولانا حافظ محمد عمر فاروق صدیقی صاحب

مولانا محمد عمر فاروق صدیقی نے مکتبہ اسلامیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی سے ستمبر ۲۰۰۳ء میں ایک کتاب شائع کی ''اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ حیات النبی ﷺ پر علمی، تحقیقی، مستند یادگار خطبات'' اس میں:

۱......	حضرت مولانا محمد امین اکاڑویؒ	کی	دو تقاریر
۲......	حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال	کی	ایک تقریر
۳......	مولانا عبدالکریم ندیم	کی	ایک تقریر
۴......	مولانا حق نواز مرحوم	کی	ایک تقریر
۵......	مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ	کی	ایک تقریر
۶......	مولانا محمد منیر احمد منور کہروڑ پکا	کی	دو تقاریر
۷......	علامہ خالد محمودؒ	کی	ایک تقریر

۸...... مفتی مظہر حسین جھنگوی کی ایک تقریر

۹...... مولانا عبدالحمید وٹوؒ کی ایک تقریر

شامل اشاعت ہیں۔گویا نو حضرات کی گیارہ تقاریر پر مشتمل یہ کتاب ہے۔مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا عبدالحمید وٹو، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین کی تقاریر میں ضمناً عقیدہ حیات النبی ﷺ کا بیان ہے۔جب کہ باقی تمام بیانات عقیدہ حیات النبی ﷺ پر مشتمل ہیں۔اس کتاب کو بھی اس مجموعہ میں شامل کررہے ہیں۔

(۱۲۱) مولانا محمد رضوان ادروی صاحب فاضل دیوبند

دارالعلوم دیوبند کے فاضل مولانا محمد رضوان ادروی نے جون، جولائی، اگست، دسمبر ۱۹۶۱ء اور مارچ ۱۹۶۲ء میں ''پانچ قسطوں'' پر مشتمل مضمون لکھا جو ماہنامہ دارالعلوم دیوبند کے مندرجہ بالا مہینوں میں شامل ہوا۔ اس کا نام ''عالم برزخ کی مسرت افزاء باتیں'' رکھا۔خالص علمی مضمون ہے۔ذخیرہ احادیث کا خوب صورت و جامع مجموعہ ہے۔

(۱۲۲) حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب

آپ کی ایک کتاب فضائل مدینہ منورہ بھی ہے۔جس میں ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' پر بھی خامہ فرسائی کی گئی ہے۔جو اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

ایک خوش خبری

دس ہزار صفحات پر مشتمل ۱۷ جلدوں کے سیٹ میں اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر مصنف کی حیات النبی ﷺ کے عنوان پر جتنی تصانیف ہیں وہ ایک ایک جلد میں یکجا آ جائیں۔مثلاً:

(۱) مولانا سرفراز خان صفدر مرحوم کی حیات النبی ﷺ پر چار کتابیں یکجا ایک جلد میں

(۲) مولانا اللہ یار خان مرحوم " " " پانچ کتابیں یکجا " "

(۳) مولانا نور محمد تونسوی " " " نو کتابیں یکجا " "

اسی طرح کسی مصنف کی چار کتابیں ہیں، کسی کی تین کتابیں، کسی کی دو کتابیں تو ان سب کو یکجا ایک ایک جلد میں شامل کیا ہے۔تاکہ حسن برقرار رہے اور استفادہ میں ہزار سہولتیں میسر ہوں۔

ہر ہر کتاب و مصنف کا تعارف اول میں دے دیا گیا ہے تاکہ ہر کتاب کے صفحہ اول پر نظر پڑتے ہی کتاب سے مناسبت حاصل ہو جائے۔ (ناظم: مکتبہ سراجیہ حضوری باغ روڈ ملتان)

مسافران آخرت

ادارہ!

آہ! مولانا مفتی احمد فراز حویلیاں

مجلس تحفظ ختم نبوت حویلیاں کے روح رواں مولانا مفتی احمد فراز مرحوم ۲۸؍اکتوبر۲۰۲۴ء کی شام ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہوگئے۔ آپ کا وجود سرزمین حویلیاں ضلع ایبٹ آباد پر تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر عطیہ خداوندی تھا۔ سب کو جوڑ کر رکھنا اور ہر ایک کے سامنے بچھتے چلے جانا آپ کا جوہر تھا۔ آپ کیا گئے ہر چہرے سے وہ مسکراہٹ گئی۔ ۲۹؍اکتوبر صبح دس بجے بنی جنازہ گاہ حویلیاں گاؤں میں آپ کا جنازہ تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ضلع بھر کی دینی قیادت نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر علماء کرام نے اپنے اپنے خطابات میں آپ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آپ کے دو کمسن حافظ قرآن بیٹوں نے آپ کی مرقد پر تلقین پڑھی۔

جناب ڈاکٹر شفیق احمد صدیقی شورکوٹی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شورکوٹ کینٹ کے نگران جناب ڈاکٹر شفیق احمد صدیقی کے برادر کبیر حکیم سعید احمد طویل علالت کے بعد ۲۱؍اکتوبر۲۰۲۴ء بروز پیر بقضائے الٰہی انتقال فرماگئے۔ مرحوم اپنی وضع قطع اور دینی فکر کے اعتبار سے ان کی سادگی اور دینی تصلب قابل رشک تھی۔

جناب عزیز الرحمٰن رحمانی کو صدمہ

دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں ماہنامہ لولاک کے سرکولیشن منیجر اور مکتبہ سراجیہ ملتان کے انچارج جناب عزیز الرحمٰن رحمانی کی والدہ محترمہ ۳۰؍اکتوبر۲۰۲۴ء کو راجن پور میں انتقال کرگئیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد بلال، حافظ عبدالستار، حافظ طالب حسین اور مولانا محمد اقبال مبلغ ڈی جی خان نے مرکز کی نمائندگی کرتے ہوئے مرحومہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت مولانا محمد اسماعیل نے کی۔

مولانا محمد سلیمان مبلغ ساہیوال کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے مبلغ مولانا محمد سلیمان کی والدہ مرحومہ ۴؍نومبر۲۰۲۴ء کو فیروزہ ضلع رحیم یار خان میں انتقال کرگئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے تعزیتی بیان میں مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعا کے ساتھ محمد سلیمان سمیت جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

قادیانیوں کے خلاف سپریم کورٹ کا ایک عظیم فیصلہ

مولانا عزیزالرحمٰن ثانی

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. امّا بعد

پنجاب کے جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کے ایک بیٹے کا نام ’’مبارک‘‘ تھا۔ جو خود مرزا قادیانی کے لئے بھی نامبارک ثابت ہوا۔ اب ملعون قادیان کی رائل فیملی میں ایک شخص کا ’’مبارک ثانی‘‘ نام رکھا گیا، جو پوری قادیانیت کی رسوائی کا سبب بنا۔

قادیانی جماعت کے تعلیمی اداروں کی ۷؍مارچ ۲۰۱۹ء کو ایک مشترکہ تقریب چناب نگر قادیانی تعلیمی ادارہ کے گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ جس میں تقریباً ۳۰ قادیانی لڑکوں اور ۳۲ قادیانی لڑکیوں میں قادیانی جماعت کے دوسرے چیف گرو’’مرزا محمود‘‘ کا قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر تقسیم کی گئی جس کا نام ’’تفسیر صغیر‘‘ ہے۔ یہ قرآن مجید کی تحریف کا شاہکار ہے۔ اس میں جہاں ملعون قادیان کو نبی، مسیح موعود، مہدی، نجات دہندہ ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کے مفہوم ومعنی کو محرف ومبدّل کر کے پیش کیا گیا ہے، وہاں جگہ جگہ پاکستان میں نافذ العمل ’’امتناع قادیانیت آرڈیننس‘‘ کی خلاف ورزی بھی پائی جاتی ہے۔ نیز یہ کہ نام نہاد تفسیر پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ممنوع تھی۔ سرکاری وحکومتی پابندی کے باعث اس کی اشاعت وتقسیم بھی خلاف قانون جرم تھا۔

چنانچہ مرتکبین جرم کے خلاف تھانہ چناب نگر میں درخواست دی گئی۔ پولیس کے روائتی ٹال مٹول اور قادیانیوں کے اثر ورسوخ کے باعث سرخ فیتہ کا یہ درخواست شکار رہی، اس کیس کے مدعی’’جناب حسن معاویہ صاحب‘‘ کو کریڈٹ جاتا ہے، کہ وہ صبر آزما، آزمائشوں اور مشکلات کے باوجود ڈٹے رہے۔ تا آنکہ ۶؍دسمبر ۲۰۲۲ء کو تھانہ چناب نگر میں ۷؍قادیانی افراد نامزد اور دیگر نامعلوم ملزمان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی۔

پولیس کی قادیانیت سہولت کاری اور قادیانی رعونت ملاحظہ ہو کہ صرف ایک ملزم جو ایک قادیانی تعلیمی ادارہ کا پرنسپل ہے اور اس جرم کے ارتکاب میں پیش پیش تھا۔ ’’مبارک ثانی قادیانی‘‘ اسے جنوری ۲۰۲۳ء میں گرفتار کیا گیا اس کی گرفتاری پر ۷؍جنوری ۲۰۲۳ء کو قادیانی قیادت کے ایماء پر قادیانی شرپسند اوباشوں کے جتھہ نے چناب نگر کے تھانہ پر دھاوا بھی بولا۔ اس کی ضمانت کی درخواست ایڈیشنل سیشن تحصیل لالیاں ’’جناب راجہ اجمل‘‘ نے ستمبر ۲۰۲۳ء کو خارج کردی۔

قادیانی پارٹی اس کے خلاف ہائی کورٹ گئی، نومبر۲۰۲۳ء کو ہائی کورٹ لاہور کے جسٹس ’’جناب فاروق حیدر‘‘ نے اس کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ قادیانی، مبارک ثانی قادیانی کی درخواست ضمانت سپریم کورٹ لے کر گئے۔ چیف جسٹس آف پاکستان ’’جناب قاضی فائز عیسیٰ‘‘ نے اس کیس کی سماعت کی، اور ۶؍فروری ۲۰۲۴ء کو فیصلہ دیتے ہوئے نہ صرف ضمانت منظور کی بلکہ اسے کیس سے بھی بری کر دیا۔

ڈسٹرکٹ عدالت اور ہائی کورٹ میں سماعت کے بغیر کیس کا ختم کرنا تو رہا در کنار۔ اس ضمانتی فیصلہ میں واضح طور پر کیس سے غیر متعلقہ ایسی باتوں کو فیصلہ میں شامل کیا گیا جس سے واضح طور پر قادیانیوں کی سہولت کاری کا تاثر قائم ہوتا تھا۔ نیز یہ کہ یہ فیصلہ امتناع قادیانیت قانون کی بھی غلط تعبیرات کا مظہر تھا۔ فیصلہ کیا تھا کہ سامنے آتے ہی کراچی سے لے کر خیبر تک پورے ملک کے نامور قانون دان، اسلامیانِ وطن، مذہبی اور سیاسی حلقوں کے دانشوران سراپا احتجاج ہوئے۔ پورے ملک میں شدید احتجاج اور ردِ عمل سامنے آیا۔ مقام شکر ہے کہ عدالت کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

چنانچہ عدالت اور گورنمنٹ کے باہمی سوچ و بچار سے پنجاب گورنمنٹ نے نظرِ ثانی کی درخواست ’’سپریم کورٹ‘‘ میں داخل کی۔ اس متنازعہ فیصلہ کے خلاف لاہور میں ۲۱؍فروری ۲۰۲۴ء کو ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ نے ’’آل پارٹیز‘‘ ختم نبوت کنونشن منعقد کیا، جس میں تمام مکاتبِ فکر کی مذہبی جماعتوں نے اس فیصلہ کو مسترد کر دیا۔ اس کنونشن کے فیصلہ کا اعلان ہوتے ہی اگلے روز ۲۲؍فروری کو ’’سپریم کورٹ‘‘ کے لیٹر فارم پر وضاحتی بیان شائع ہوا، جو حقائق کو مسخ کرنے کا شاہکار تھا۔ اس لیپا پوتی، کہہ مکرنی، دور از کار تاویلات پر پاکستانی قوم اسلامیانِ وطن نے اتنا شدید ردِ عمل دیا کہ یہ قادیانیت نوازی حربہ بھی بے اثر رہا۔

۲۶؍فروری کو ’’سپریم کورٹ‘‘ کے تین رکنی بینچ نے ’’جناب چیف آف پاکستان‘‘ کی سربراہی میں نظر ثانی کیس کی درخواست کی ابتدائی سماعت کے بعد اسے سماعت کے لئے منظور کر لیا (کرنا ہی تھا) اور ساتھ ہی ملک کے دس مختلف الخیال مکاتب فکر کے اداروں سے شرعی طور پر اس کیس کے لئے رائے مانگی گی، اس سے ماتھا ٹھنکا کہ قادیانی عفریت اس بری طرح پھن پھیلا چکا ہے کہ ندامت کی بجائے مزید سازش کے تحت اس کیس کو اختلافی بنانا چاہتا ہے۔ اس کے سہولت کار کیسے طور پر زیر زمین تانوں بانوں میں مصروف عمل ہوئے؟ ملاحظہ ہو کہ مختلف اداروں کا اس سے رائے لینا کہ تعبیر کیس میں کوئی لفظی اختلاف کا معمولی پرتو نظر آئے۔ تو رائی کا پہاڑ بنا دیا جائے، کہ اس مسئلہ میں دینی قیادت مختلف ہے۔ اور یوں قادیانیوں کی سہولت کاری کو مزید پالش کر دیا جائے۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ان دنوں کراچی میں تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی کے امیر ’’حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ‘‘ نے آپ سے ملاقات کی۔ اور صورتحال گوش گزار کی، قائد جمعیت پہلے سے ہی فکر مند تھے۔ وہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم سے اگلے روز مشاورت کے لئے وقت طے کر چکے تھے۔ چنانچہ دارالعلوم کراچی میں اگلے روز متذکرہ تینوں حضرات کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں تفصیلی طور پر حالات کا تجزیہ کر کے فیصلہ کیا گیا کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہم عدالت کے اس کیس سے متعلق استفسار پر جامع مانع ایسا جواب لکھیں جو قرآن وسنت اور مروّجہ قانون سے مبرہن ہو۔ اس پر تمام مکاتب فکر کے دستخط کرائے جائیں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دیں! حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہم کو، انہوں نے جواب لکھنے اور دوسرے مکاتب فکر کے تائیدی دستخط کرانے کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ آپ نے جواب لکھا، حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن، حضرت مولانا یٰسین ظفر، گویا دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث نے اس کے ساتھ قرآن اکیڈمی لاہور ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کی قائم کردہ، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، پانچ مختلف اداروں کے سربراہوں کی متفقہ رائے عدالت عظمیٰ کو بھجوا دی گئی۔ عدالتی سہ رکنی بنچ کے اعلان پر جو جو ادارے نظرثانی میں فریق بنے تھے۔ جن اداروں کو عدالت عظمیٰ نے نامزد کیا تھا۔ غرضیکہ جس ادارے یا قانون دان کو ضرورت تھی، مجلس تحفظ ختم نبوت نے متفقہ جواب حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہم کا مہیا کیا۔ ایک ایک ادارے سے رابطہ قائم کیا۔ کہ وہ کیا جواب دے رہے ہیں؟ اس سے باخبر رہے۔ جنہوں نے جو جوابات جمع کرائے ان سے ان کی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کاپیاں جمع کیں۔ اور بھرپور طور پر تیاری اور تسلی ہوگئی۔

وہ دس ادارے جن سے عدالت نے فیصلہ پر رائے مانگی تھی۔ سبھی اس امر پر متفق تھے کہ چیف جسٹس کا فیصلہ صحیح نہیں۔ گویا جس بات کو مختلف بنایا جارہا تھا۔ قدرت نے عنایت کر دی۔ کہ وہی بات امت کے اتفاق واتحاد کی نظیر بن گئی۔ اور حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کا اعجاز اس دور میں ایسا درخشندہ واضح ایمان پرور علیٰ رؤس الاشہاد معجزاتی کردار ادا کر گیا۔ **فالحمدللہ اوّلاً وآخراً!**

تمام اداروں کے جوابات جمع ہونے کے باوجود بنچ نے ایک مہینہ کا وعدہ کیا لیکن کیس کی سماعت پھر غیرمعمولی تاخیر کا شکار ہوئی۔ اس پر اضطراب بڑھا تو قدرت حق نے پھر مجلس تحفظ ختم نبوت کو توفیق بخشی کہ اس کے لئے دن رات ایک کیا۔ نظرثانی کی سماعت جلد ہو۔ ۲۸؍مارچ ۲۰۲۴ء کو سماعت ہوئی عدالت نے تسلیم کیا کہ جن اداروں سے رائے مانگی گی تھی سب کی رائے آگئی ہے۔ مزید جس نے رائے دینی ہے وہ تحریری طور پر جمع کرائے۔ پھر سماعت ملتوی ہوگئی۔ ڈیڑھ دو ماہ تک تاریخ سماعت مقرر نہ ہوئی تو اس تاخیر پر تنگ آکر ملک بھر کے دینی اداروں، وکلاء، اور مدعی مقدمہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت، سب نے جلد سماعت کی

تاریخ مقرر کرنے کی آواز اٹھائی، اس دوران مجلس تحفظ ختم نبوت کو حق تعالیٰ نے مزید دو کام کرنے کی سعادت سے بہرہ ور کیا۔

۱...... دوسری بار لاہور میں آل پارٹیز کنونشن رکھا۔ جس میں متفقہ مطالبہ و درخواست کی گئی کہ کیس کی جلد سماعت کی جائے۔

۲...... مجلس تحفظ ختم نبوت نے بڑے سائز کے چار صفحات پر مشتمل چیف جسٹس آف پاکستان کے نام کھلا خط لکھا۔ جس میں بارہ وجوہ بیان کی گئی۔ کہ کیس کی سماعت جلد شروع کی جائے۔ تاخیر سے اضطراب نا قابل برداشت حد کو چھو رہا ہے۔

ایک میٹنگ میں دسیوں وکلاء کے سامنے ایک وکیل نے اس خط کے متعلق رائے پوچھی کہ قانونی طور پر یہ خط لکھنا صحیح تھا یا غلط؟ تو دوسرے وکیل نے کہا کہ اسے قانون کے زاویہ سے نہیں، عشق مصطفیٰ کے زاویہ سے دیکھیں کہ تمام تر خدشات کو بالائے طاق رکھ کر تمام نتائج کو بھگتنے کے لئے جس جذبہ کا اس خط میں اظہار کیا گیا ہے۔ یہ اتمام حجت کی بہترین دلیل، جرأت و وارفتگی کا عمدہ مظہر ہے۔ اس جواب پر مجلس میں موجود تمام وکلاء حضرات جھوم جھوم اٹھے۔

مجلس تحفظ نبوت نے اس خط کو ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ ڈسٹرکٹ عدالتوں، ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے وکلاء میں ملک بھر میں تقسیم کیا۔ اس پر قانون دان برادری نے جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ حق تعالیٰ نے کرم کیا کہ ۲۹ مئی ۲۰۲۴ کو سپریم کورٹ میں کیس کی سماعت ہوئی۔ اس سماعت کی تفصیل ۴۸ ر پیراگراف پر مشتمل مضمون میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے قلم بند کر کے شائع کی۔ ماہنامہ وفاق المدارس، ماہنامہ حق چار یار، ماہنامہ لولاک، ہفت روزہ ختم نبوت میں گویا لاکھوں کی تعداد میں اس ایمان افروز رپورٹ کو جس نے پڑھا۔ اس کا روح و جسم سراپا عشق مصطفیٰ کی جلاء سے جگمگانے لگے۔

۲۹ مئی کو سماعت مکمل ہوئی، فیصلہ محفوظ ہوا، ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کو فیصلہ آیا یہ فیصلہ بھی تحفظات کا مرقع تھا پورے پاکستان میں اس پر قانونی بحث نے شدید اضطراب کی کیفیت طاری کر دی اب دوسری نظر ثانی کا قانون میں چانس نہیں تھا، پارلیمنٹ، سینٹ میں جمیعت علماء اسلام، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ کے رہنماؤں نے بھر پور اس فیصلہ پر تنقید کی اسے ملک میں نئے فسادات کا پیش خیمہ قرار دیا بعض مذہبی طبقوں کے راہنماؤں نے اس پر شدید جذبات عشق کا آزادانہ استعمال کیا، ملک میں ایک نئی بحث نے جنم لے لیا حکومت نے پارلیمانی کمیٹی قائم کی اور فیصلہ کی تصحیح پر درخواست دائر کرنے کا سوچنے لگی۔ پارلیمنٹ میں بعض معزز

راہنماؤں نے یہاں تک کہا کہ مبنی برفساد غیر آئینی فیصلہ کو ہم جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں فیصلہ پر اتنا شدید رد عمل دیکھ کر بینچ کے سربراہ چیف جسٹس آف پاکستان نے علی الاعلان فیصلہ میں تصحیح کے لئے اعتراف کا اعلان کیا۔

چنانچہ ۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء کو وفاقی حکومت کی اس کیس پر تصحیح کی درخواست پر سہ رکنی فیصلہ کرنے والے بینچ نے سماعت کی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم، حضرت مولانا مفتی شیر محمد خان رئیس دارالافتاء جامعہ غوثیہ بھیرہ، جناب مولانا ابوالخیر محمد زبیر صدر ملی یکجہتی کونسل، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب اور دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے، وکلاء قانونی طور پر دلائل سے میدان میں اترے۔ علماء اور قانون دان حضرات کی بھرپور جدوجہد پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے، پورے ملک میں اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس سماعت سے قبل ۱۳؍اگست ۲۰۲۴ء کو اسلام آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت قومی رہنماؤں، مذہبی وسیاسی جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل اے. پی. سی منعقد کی گئی، جس میں یک نکاتی ایجنڈا کے تحت کیس کو جلد نمٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس اے. پی. سی میں مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کا صدارتی پُرمغز اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے عشق رسالت مآب سے غرقاب معلوماتی ایمان پرور بیانات نے اس اے. پی. سی کے بروقت انعقاد اور بروقت دوٹوک فیصلے کو چمکتا نشان ثابت کر دیا۔

۱۹؍اگست کو اسلام آباد اور راولپنڈی کے ہزاروں علماء کرام کے شاہراہ دستور پر عدالت کے سامنے مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مظاہرے نے ایک بروقت زقند لگائی۔ ان اقدامات کے باعث ۲۲ اگست ۲۰۲۴ء کو سماعت ہوئی تو ماحول بن گیا، حاضرین کے چہرے چمک دمک اٹھے۔

حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۷؍ستمبر ۲۰۲۴ء کو پچاس سالہ ختم نبوت گولڈن جوبلی نے پورے عالم اسلام میں ختم نبوت کے تحفظ کی صدائے حق کو گونجا دیا۔ ۲۲؍اگست کو سماعت کے بعد اسی دن مختصر فیصلہ آیا تفصیلی فیصلہ محفوظ رکھ لیا گیا سوا مہینہ سے زائد وقت فیصلہ کی انتظار میں گزرا۔ بالآخر حق تعالیٰ نے کرم کیا کہ ۱۰؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو تفصیلی فیصلہ آ گیا۔ یوں ۶؍فروری ۲۴ جولائی کے فیصلے کالعدم قرار پائے۔ تفصیل میں کیا جانا ہے یوں کہیں تو سب سے بہتر تعبیر ہوگی کہ بالآخر ایک بار پھر ’’جاء الحق وزھق الباطل‘‘ کی عملی تفسیر سامنے آئی کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کو ایک بار پھر یہ اعزاز اوّلیت نصیب ہوا کہ مستقل کتابچہ کی شکل میں اسے شائع کر کے فری تقسیم کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ اسے قبول فرمائیں جس نے جو اور جتنا اس کیس میں حصہ ڈالا اور احقاق حق کے لئے سرگرم رہے، سب کو اللہ تعالیٰ دارین کی فوز وفلاح کا سزاوار فرمائیں۔ آمین بحرمۃ الخاتم النّبیین!

ختم نبوت کا تاریخی فیصلہ

مولانا مفتی منیب الرحمٰن

مبارک ثانی بنام سرکار کیس میں سپریم کورٹ سے ۶ فروری ۲۰۲۴ء کو ایک فیصلہ آیا، اس پر پورے ملک میں اضطراب پیدا ہوا پھر نظر ثانی پٹیشن دائر ہوئی۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ نے مختلف دینی شخصیات اور اداروں سے رائے طلب کی تھی ان کو تحریری رائے بھیج دی گئی تھی لیکن ۲۴ جولائی کو نظر ثانی کا جو فیصلہ آیا اس نے صورتحال کو پہلے سے بھی زیادہ گھمبیر بنا دیا اور اندیشہ تھا کہ ملک میں ایک اور تحریک بپا کرنی ہوگی، جو موجودہ صورتحال میں ملک کو عدم استحکام سے دوچار کر دیتی اور بعض قوتیں اس سے فائدہ اٹھانے کی منتظر تھیں۔ اس لئے ہم نے نظر ثانی فیصلے پر تمام مکاتب فکر کی جانب سے ایک متفقہ تحریر سپریم کورٹ کو ارسال کی، فیصلے کے نقائص ان میں مستور خطرات اور مسئلے کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ حکومت وقت نے بھی ہوش کے ناخن لئے اور سپریم کورٹ سے فیصلے کی تصحیح کے لئے استدعا کی۔ سپریم کورٹ نے بھی اس موقع پر دانش مندی سے کام لیا۔ چیف جسٹس نے اپنی ذاتی اور ادارتی انا کو ایک طرف رکھ کر وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا اور فیصلے کی تصحیح کے لئے ایک بار پھر ۲۲ راگست ۲۰۲۴ء کو سماعت کر کے مختصر حکم نامہ جاری کیا۔ اب الحمدللہ ۱۰ را اکتوبر کو تفصیلی فیصلہ آ گیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل اس کار خیر میں ہمیں اپنا حصہ ڈالنے کی سعادت عطا فرمائی۔ شاعر نے کہا ہے:

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

ہمیں اس دنیا کی نہیں، آخرت کی بہار کی تمنا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نصیب فرمائے۔ ہم سابق چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ اور ان کے بینچ کے ارکان کی بھی تحسین کرتے ہیں کہ اپنے تحمل اور بصیرت کے سبب وہ قبول حق پر آمادہ ہوئے اور اپنی عاقبت کو سنوارا۔ انہیں بھی اس توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ ہم اس فیصلے کے اہم نکات ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں تاکہ علما اور دینی طبقات کو اس کی اہمیت کا احساس ہو:

(۱) قبول ضمانت کی حد تک یہ فیصلہ مؤثر ہے، اس کے علاوہ اصل اور نظر ثانی فیصلے کو مجموعی طور پر یا اس کے کسی اقتباس کو آئندہ کسی عدالت میں نظیر کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکے گا۔ اس اعتبار سے یہ دونوں (۶ فروری اور ۲۴ جولائی) فیصلے کالعدم اور غیر موثر ہیں۔ اس لئے عدالت نے سابق فیصلے کے بعض متنازع پیراگرافوں کو حذف کرنے پر اکتفا کرنے کی بجائے ازسرنو فیصلہ لکھا تاکہ آئندہ اس حوالے سے کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

(۲) ماتحت ٹرائل کورٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس کیس سے متعلق سپریم کورٹ کے سابق فیصلوں کے بعض پیراگرفوں سے متاثر ہوئے بغیر آزاد ذہن کے ساتھ مقدمے کے حقائق کی روشنی میں اس کا فیصلہ قانون کے مطابق کرے، کیونکہ وہ فیصلے غیر موثر ہو چکے ہیں۔

(۳) عدالت نے تصریح کردی ہے کہ متنازع تفسیر صغیر میں کئی جگہ شرعی حدود سے تجاوز کیا گیا ہے فیصلے میں ان کے بعض حوالے موجود ہیں لیکن ان کے ذکر سے مسلمانوں اور مسیحیوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔

(۴) فیصلے میں کہا گیا ہے: امت کا اس پر اجماع کلی قطعی ہے کہ ''خاتم النّبیین ﷺ'' کے معنی آخر النّبیین ہیں اور اور یہ کلمات قرآنی قطعی الثبوت ہونے کے ساتھ ساتھ قطعی الدلالۃ بھی ہیں، غیر موؤل ہیں (یعنی سیدنا محمد رسول اللہ کے آخری نبی ہونے کے علاوہ ان کی کوئی اور تاویل وتوجیح نہیں کی جاسکتی) لہٰذا لفظ خاتم پر لفظی ابحاث قطعی غیر متعلقہ بے محل اور ناقابل توجہ ہیں۔ اس پر قرن اول سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اجماع کلی قطعی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا۔ امام غزالی نے لکھا ہے: لفظ خاتم النّبیین اور اس کے قرائن سے امت مسلمہ نے اجتماعی طور پر یہ سمجھا ہے کہ قرآن وحدیث سے قطعیت کے ساتھ یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اس میں کسی تاویل توجیہ تخصیص اور تعمیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس لئے خاتم النّبیین بمعنی آخر النّبیین کا انکار کرنے والا امت کے اجماع کا منکر ہے۔ (پیراگراف:۱۲)

(۵) آئین پاکستان نے بھی اس بنیادی اصول کو تسلیم کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ مسلمان وہ ہیں جو ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتے ہیں۔ آئین کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کے اقرار سے ہوتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقررہ حدود کے اندر رہتے ہوئے پاکستان کے عوام اختیار کو ایک مقدس امانت کے طور پر عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کریں گے۔ مسلمان اپنی انفرادی واجتماعی زندگی قرآن وسنت میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ (پیراگراف:۱۳)

(۶) آئین اور قانون کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کسی اور مذہب کی توہین کرے یا اس کی مقدس شخصیات کے متعلق غلط بیانی کرے۔ تفسیر صغیر میں اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں بھی اسلام اور مسیحیت دونوں ہی کے متعلق اس اصول کی خلاف ورزی کی ہے نیز اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کر چکے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے دینی شعائر کو استعمال نہیں کر سکتے۔ (پیراگراف:۱۵)

(۷) آئین کی دفعات میں مذہبی آزادی کو قانون اخلاق اور امن عامہ کے تابع کیا گیا ہے اور

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵/اے، نے بھی مذہبی جذبات مجروح کرنے اور مقدسات کی توہین کو قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔ پس آزادی اظہار کے نام پر کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے۔ حقوق انسانی کا بین الاقوامی قانون بھی اس کی ممانعت کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے سیاسی دشہری حقوق کے بین الاقوامی میثاق ۱۹۶۶ء میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔ نیز کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی ایسے مذہب کا پیروکار ظاہر کرے، جس کے بنیادی عقیدے کا وہ منکر ہو، لہذا قادیانیوں کا اپنے آپ کو مسلمان یا احمدی مسلمان کہلانا درست نہیں ہے۔ (پیراگراف:۱۶)

(۸) گزشتہ فیصلے میں چہاردیواری کے اندر اور گھر میں قادیانیت کی تعلیم تربیت اور فروغ کی جو چھوٹ دی گئی تھی اس حتمی فیصلے کے بعد اب وہ ختم ہوگئی ہے اس ممانعت کا اطلاق عام جگہ چہاردیواری اور گھر سب پر ہوگا۔ نیز اسلامی شعار اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات وتراکیب کے غیر مسلموں کے لئے مذہبی امور میں استعمال کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اس سے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالا جاسکتا ہے یہ بھی طے کردیا گیا ہے کہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸ بی سی، قرآن وسنت میں مذکور اسلامی احکام سے متصادم نہیں ہیں۔ (پیراگراف:۲۰)

(۹) آئین کی دفعہ ۲۶۰(۳) میں قرار دیا گیا ہے: (الف): ''مسلمان'' سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالی کی توحید اور وحدانیت پر ایمان رکھے، حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھے اور جو شخص کسی بھی معنی میں یا کسی بھی تاویل وتوجیہ کے تحت خود کو نبی کہتا تھا یا کہتا ہے نہ اس پر ایمان رکھے اور نہ اسے نبی یا مذہبی مصلح کے طور پر تسلیم کرے۔ (ب) غیر مسلم سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمان نہیں ہے اور اس کے مفہوم میں مسیحی، ہندو، سکھ، بدھ مت کے پیروکار پارسی برادری سے تعلق رکھنے والے، قادیانی یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) کا ہر فرد یا بہائی اور جدولی ذاتوں سے تعلق رکھنے والے تمام افراد شامل ہیں۔ (پیراگراف:۱۹)

(۱۰) بنیادی حقوق، اقلیتوں کے حقوق اور آزادی اظہار کا حق مطلق یعنی مادر پدر آزاد نہیں ہے بلکہ یہ قانون امن عامہ اور اخلاقیات کے تابع ہے۔ (پیراگراف:۲۱)

(۱۱) جس طرح دنیا کے ہر ملک وریاست کے ہر پابند آئین وقانون شہری پر لازم ہے کہ وہ اپنے ملک کے آئین وقانون کو لفظاً ومعناً تسلیم کرے اور آئین ام القوانین ہوتا ہے اس لئے قادیانیوں پر بھی لازم ہے کہ وہ آئین میں طے شدہ اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم کریں اس کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ان کے حقوق کا تعین اور تحفظ بھی ہوسکے گا۔ (پیراگراف:۲۳)

یوم الفتح ...... یوم تحفظ ختم نبوت کے پچاس سال

مولانا محمد امجد خان لاہور

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے انبیائے کرام علیہم السلام کو وقتاً فوقتاً اس دنیا میں بھیجا جنہوں نے آکر انسان کو دنیا میں آنے کا اصل مقصد بتایا اور اسے صحیح خطوط پر زندگی گزارنے کے طور طریقوں سے آگاہ کیا۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سلسلۂ نبوت جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کی امت آخری امت ہے اس کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی، آپ پر جو کتاب (قرآن کریم) نازل ہوئی وہ آخری کتاب ہے اب کوئی وحی آسمان سے نازل نہیں ہوگی۔ یہ عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔ ''عقیدۂ ختم نبوت'' اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے اس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد کوئی دوسرا الٰہ نہیں ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت کو مکمل فرما دیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول بھی اسی عقیدہ کے تحفظ کے دلائل میں سے ہے۔ یہ عقیدہ قرآن کریم کی سو سے زائد آیات اور دوسو سے زائد احادیث سے ثابت ہے، دور صدیقی میں امت کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی پر منعقد ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی تاریخ کے کسی دَور میں مشکوک اور مشتبہ نہیں رہا اور نہ کبھی اس پر بحث کی ضرورت سمجھی گئی، بلکہ ہر دَور میں متفقہ طور پر اس پر ایمان لانا ضروری سمجھا گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اس اُمت پر ایک احسان عظیم ہے، اس عقیدے نے اُمت کو وحدت کی لڑی میں پَرو دیا ہے، ہر دور اور ہر عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں یا پوری دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں یہ بات واضح نظر آئے گی کہ خواہ کسی قوم، کسی زبان، کسی علاقے اور کسی عہد کا باشندہ ہو، اگر وہ مسلمان ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اس کا ایمان ہے تو اس کے عقائد، اس کی عبادات، اس کے دین کے ارکان، اس کے طریقے میں آپ کو یکسانیت اور وحدت اسی طرح نظر آئے گی جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر احکام بھی سب یکساں نظر آتے ہیں، یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوت کا، اتمام نبوت کا، اکمال دین وشریعت کا۔ گویا اس عقیدے نے سب کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس

عقیدہ نے امت کو ایک جگہ جمع کیا ہوا ہے۔ جغرافیائی سطح پر تو فاصلہ ہوسکتا ہے لیکن ایمانی سطح پر اس عقیدے کی برکت سے سب مسلمان ایک ہیں، یہ عقیدہ امت کو اجتماعی شان بخشے ہوئے ہے۔

محدث کبیر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قول فیصل ہے کہ اس عقیدے کی وجہ سے باقی عقائد حتی کہ عقیدہ توحید بھی محفوظ ہے، یہ عقیدہ درجہ میں توحید کے بعد ہے لیکن تحفظ میں پہلے ہے اور آپ ہی کے فیض یافتہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حقیقت واشگاف الفاظ میں بیان کی۔ ''دین وشریعت تو قائم ہیں کتاب وسنت سے، دین وشریعت کی بقا اور دین وشریعت کا استمرار اور وجود مربوط ہے کتاب وسنت سے، جب تک کتاب وسنت ہے، دین باقی ہے، دین وشریعت باقی ہے، لیکن اُمت کی بقا ختم نبوت کے عقیدے سے ہے۔''

قرآن کریم نے اس عقیدۂ ختم نبوت کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، مگر اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔'' (الاحزاب:۴۰) اللہ تعالیٰ نے حجۃ الوداع کے موقع پر آیت نازل فرمائی جس میں تکمیلِ دین کا اعلان کیا: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنا احسان پورا کردیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔'' (المائدہ:۳)

اس کے علاوہ قرآن کریم کی سو سے زائد آیات سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہوتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف اور واضح طور پر اعلان فرمایا: ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (سنن ابوداؤد، ترمذی)

اہل علم نے تحقیق کے ساتھ ان تمام احادیث کو جمع کردیا ہے جن سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہوتا ہے اور ان احادیث کی تعداد دوسو سے زائد ہے جب کبھی کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی، امت نے نہ صرف یہ کہ اسے قبول نہیں کیا بلکہ اس وقت تک سکون کا سانس نہیں لیا، جب تک کہ اس ناسور کو کاٹ کر جسد امت سے علیحدہ نہیں کردیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری دورِ حیات میں تین افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر کیا طرزِ عمل اختیار کیا، یہ پوری امت کے لئے مشعل راہ ہے اور امت کے لئے ایک راہ نما درس ہے، اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بتانا چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور زبانی ہدایات کے ساتھ عملی طور پر بھی رہنمائی ہوجائے۔ تین افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا (۱) اسود عنسی (۲) طلیحہ اسدی (۳) مسیلمہ کذاب۔

اسود عنسی یمن کے علاقے صنعا کا رہنے والا تھا، عنس قبیلے کا سردار تھا، اس لئے عنسی کہا جاتا ہے، حدیث میں اسے صاحب صنعا کہا گیا ہے، اس کا نام عیہلہ تھا چونکہ بہت کالا تھا، اس لئے اسود نام پڑ گیا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یمن کے گورنر کو قتل کرکے پورے یمن پر قبضہ کرلیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو

آپ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کو اس کے خاتمے کے لئے بھیجا اور حضرت فیروز نے اسود عنسی کے گھر میں نقب لگا کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی، آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو یہ بات بتاتے ہوئے فرمایا: فاز فیروز (فیروز کامیاب ہوگیا) اس طرح ایک جھوٹے مدعی نبوت کے خاتمے پر بارگاہِ رسالت ﷺ سے حضرت فیروزؓ نے کامیابی کی سند حاصل کی۔

طلیحہ بن خویلد جو قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا، نے بھی آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کئی افراد اکٹھے کر لئے۔ آپ ﷺ نے معروف صحابی کمانڈر حضرت ضرار بن ازورؓ کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا یہ ڈر کے بھاگ گیا اور بعد میں توبہ کر لی اور مسلمان ہو گیا۔

مسیلمہ کذاب تیسرا مدعی نبوت مسیلمہ تھا جو یمامہ کے مضبوط قبیلے بنو حنیفہ سے تعلق رکھتا تھا، اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کیا، بلکہ نبوت میں شراکت کا دعویٰ کیا، اور اس پر مبنی خط تحریر کروایا۔''

(دلائل النبوۃ، ج ۵، ص ۳۳۱)

اس کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے تحریر فرمایا: ''محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام! سلام ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔ اما بعد! زمین اللہ کی ہے، اللہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔'' (دلائل النبوہ، ترجمان السنہ)

اس دن سے مسیلمہ کا نام کذاب پڑ گیا اور ''کذاب'' اس کے نام کا حصہ بن گیا۔

اسود عنسی اور طلیحہ اسدی کی طرح آنحضرت ﷺ کو مسیلمہ کذاب کی بیخ کنی اور اس کے خاتمے کا موقع نہیں ملا۔ اس لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے فتنے کے خاتمے کے لئے ایک لشکر بھیجا جس میں بڑے بڑے صحابہ کرامؓ تھے، سب سے قوی اور مضبوط اجماع ''منکرین ختم نبوت'' کے خلاف منعقد ہوا۔ اس جنگ میں سب سے پہلے عکرمہؓ، پھر حضرت شرحبیل بن حسنہؓ اور آخر میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے لشکر کی کمان کی۔ مسیلمہ کذاب اپنے بیس ہزار لشکریوں سمیت حدیقۃ الموت میں جہنم رسید ہوا۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف ختم نبوت کے تحفظ کے اس پہلے معرکہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ و تابعین رحمۃ اللہ علیہم شہید ہوئے جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ و عالم اور ستر بدری صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد ۲۵۹ ہے۔ مسیلمہ کذاب حضرت وحشیؓ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا جس پر انہوں نے کہا کہ حالت کفر میں میرے ہاتھوں ایک بڑے مسلمان حضرت امیر حمزہؓ شہید ہوئے تھے، آج ایک بڑے کافر کو قتل کر کے میں نے اس کا مداوا کر دیا۔

امت نے آنحضرت ﷺ، خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ کرامؓ کے اس مبارک عمل کو اپنے

لئے نمونہ اور اسوہ بنایا، اسے اپنے لئے مشعل راہ بنایا اور جب کبھی کسی شوریدہ سر نے نبوت کا دعویٰ کیا امت نے نہ صرف یہ کہ اس کا مقابلہ کیا، بلکہ جب تک اس کا قلع قمع نہیں کر دیا، چین اور سکون کا سانس نہیں لیا، پوری تاریخ اسلامی میں ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جاسکتا کہ کبھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور امت نے اسے خاموشی سے برداشت کرلیا ہو۔ اسی عمل کا تسلسل ہے کہ جب متحدہ ہندوستان میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے پیروکاروں کی ایک جماعت بنالی تو اسوۂ نبوی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کی پیروی کرتے ہوئے علمائے حق اس جھوٹے مدعی نبوت کے خاتمے کے لئے میدان عمل میں آئے اور اس کا ہر سطح پر مقابلہ کیا، اس وقت کی حکومت برطانیہ کی چوں کہ مکمل سرپرستی مرزا غلام احمد کو حاصل تھی، اس لئے اس فتنے کا خاتمہ اس طرح تو نہیں کیا جاسکا جس طرح دورِ نبوی اور دورِ صحابہ میں ہوا، مگر اس کے مقابلہ اور اسے ختم کرنے کے لئے کوئی سستی اور غفلت نہیں برتی گئی بلکہ تحریری، تقریری، مناظرہ، مباہلہ غرضیکہ ہر سطح پر اس کا مقابلہ کیا اور ثابت کیا کہ یہ ایک فرقہ نہیں، بلکہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک بغاوت ہے، جس کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی انہیں اسلام کا نام استعمال کرنے کا حق ہے، نہ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں، لیکن ان کی ہٹ دھرمی ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ اسلام اور مسلمانانِ اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں، اس لئے ہمیشہ امت محمدیہ نے یہ مطالبہ کیا کہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔

اس کے لئے ۱۹۵۳ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی جس میں تمام مسالک کے قائدین وافراد شریک ہوئے۔ مولانا احمد علی لاہوری، مولانا ابوالحسنات قادری، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا داؤد غزنوی، مولانا عبدالحق، مفتی محمد شفیع، مفتی محمد حسن امرتسری، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا سید حامد میاں، مولانا خواجہ خان محمد، مولانا سرفراز خان صفدر، مولانا محمد اجمل خان، مولانا عبیداللہ انور، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر نے صف اوّل کا کردار ادا کیا، اس تحریک میں دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کر کے اپنے وفادار خون سے تحریک کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ یہ خون ۱۹۷۴ء میں رنگ لایا اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ایک بار پھر تحریک چلی اور اسمبلی کے اندر اور باہر اکابرین امت نے عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی افرادی قوت واخوت سے قادیانیت کی جھوٹی عمارت کو زمین بوس کر کے رکھ دیا۔ اس تحریک میں پاکستان کے تمام مسلمانوں کا بیک آواز ایک ہی مطالبہ تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے مرزا ناصر کی ایک نہ چلنے دی اور اسے منہ کی کھانی پڑی۔ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے علمی دلائل سے دشمن کی من گھڑت تاویلوں کے

پرخچے اڑادیئے اور قومی اسمبلی کے ممبران کو بیک زبان کہنا پڑا کہ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارا ایمان بچالیا ہے۔

۷ستمبر۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں تاریخی بل پیش کیا گیا، قومی اسمبلی نے فیصلہ کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دوگروپ غیر مسلم ہیں اور اس شق کو باقاعدہ آئین کا حصہ بنادیا گیا۔ والد ماجد خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہی مسجد میں لاکھوں لوگوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پروردگار کا فیصلہ دیکھو اس نے مرکزی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا فیصلہ کسی مسجد، مکتب کسی پنڈال یا کسی بڑے جلسے میں نہیں کروایا بلکہ مرکزی اسمبلی میں ختم نبوت کا فیصلہ کرواکر پوری دنیا تک پیغام پہنچا دیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی یا رسول نہیں ہے۔ قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد وعدہ کیا گیا تھا کہ اس سلسلے میں باقاعدہ قانون سازی کی جائے گی کہ قادیانی اپنے لئے اسلام اور مسلمان کا لفظ اور دیگر اسلامی اصطلاحات استعمال نہ کرسکیں، مگر اس سلسلے میں ٹال مٹول سے کام لیا گیا اور قانون سازی نہ کی جاسکی تا آنکہ ۱۹۸۴ء میں ایک بار پھر تحریک کو منظم کیا گیا جس کے نتیجے میں امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا جس کی رو سے قادیانیوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینا، اذان دینا، کلمہ طیبہ کا بیج لگانا، مرزا غلام احمد کو نبی کہنا، اس کے ساتھیوں کو صحابی اور اس کی بیویوں کو امہات المومنین کہنا وغیرہ الفاظ کا استعمال قابلِ تعزیر جرم قرار دیا گیا۔

اب قادیانیت نے ایک بار پھر بال و پر نکالنے کی کوشش کی ہے، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کی بصیرت نے ان کے مذموم مقاصد کو مضبوط دلائل سے تار تار کر کے رکھ دیا، قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے خود سپریم کورٹ میں جاکر اس عقیدۂ ختم نبوت کے پرچم کو بلند کر کے امت مسلمہ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اور ثابت کیا کہ بڑے باپ کے بڑے بیٹے کا کردار کیا ہونا چاہئے۔ یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کی ارواح مقدسہ اس فیصلے سے مزید خوش ہوئی ہوں گی اور یہ فیصلہ اکابرین کی اَرواح کی شادمانی کا باعث بنا ہوگا، اس موقع پر ہر وہ شخص مبارک باد کا مستحق ہے جس نے کلمہ حق بلند کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے وفادار امتی ہونے کا ثبوت دیا۔

الحمدللہ ۷ستمبر۲۰۲۴ء کو اس قانون کے جو ۷ستمبر۱۹۷۴ء کو بنا تھا پچاس سال پورے ہو رہے تھے قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا ناصر الدین خاکوانی کی سرپرستی میں لاکھوں عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلاتفریق مسالک ''مینار پاکستان'' کے سائے تلے جمع ہو کر اس بات کا اعادہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور پرچار اور وطن عزیز کا تحفظ تا قیام قیامت کیا جائے گا اور اب ہر طرف ایک ہی نعرہ گونجے گا۔ ختم نبوت۔ زندہ باد!

گولڈن جوبلی پروگرام ...... تجدید عہد وفا

مولانا محمد مسعود خوشابی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا وجود مسعود اہل اسلام کے لئے ایک خداداد نعمت عظمیٰ ہے۔عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب اس کے اجزاء ترکیبی ہیں۔اپنے مقدس مشن میں ادنی سی لچک کی بھی روادار نہیں۔اپنے قیام کے اول روز سے لے کر آج تک جہاں اس کو اپنے بانیان کھڑا کر گئے مجال ہے پائے ثبات میں تھوڑا سا بھی ڈگمگائے ہوں۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

بڑھتے رہے سفینے چلتے رہے تلاطم، کیا ہو سکا کسی سے، کیا کر لیا کسی نے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر محدث جلیل علامہ محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء نے کامیابی کے جھنڈے گاڑے اور ملکی پارلیمنٹ نے منکرین ختم نبوت مرزا غلام قادیانی دجال کے پیروکار قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، جو کہ تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔جس پر اہل اسلام جتنا فخر کریں کم ہے۔مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون و بیرون ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے سلسلے میں متحرک ہے اور چھوٹے بڑے پروگراموں کے ذریعے ہر خاص و عام کو اس عقیدے کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی حقیقت کے بارے آگاہ کرنے کے لئے تسلسل کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔

امسال ۷/ستمبر ۲۰۲۴ء کو ملکی پارلیمنٹ کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے فیصلے کو پچاس سال پورے ہوئے تو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے مینار پاکستان لاہور میں گولڈن جوبلی پروگرام کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے اعلان نے عاشقان ختم نبوت کے وجود میں بجلیاں دوڑادیں۔اس تاریخ ساز اور مثالی پروگرام میں ہر خاص و عام کی بھرپور شرکت یقینی بنانے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت نے دعوتی ٹیم تشکیل دی، ہر ایک کی کوشش و کاوش، کردار اور محنت تسلیم لیکن اس گولڈن جوبلی پروگرام کے مین آف دی میچ مجلس کے ان تھک اور مخلص رہنماء جو اپنے تخلص ''ثانی'' کی طرح محنت اور جدوجہد میں کوئی ثانی نہیں رکھتے۔جن کا اوڑھنا بچھونا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہے۔کام، کام اور بس کام ان کا منشور و دستور ہے، نے پروگرام کی کامیابی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی۔

جی ہاں!وہ ہیں مجلس کے مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مؤرخ جب بھی گولڈن جوبلی پروگرام کی مثالی کامیابی کی روداد سپرد قلم کرے گا تو ان کے تذکرے کے بغیر روداد ادھوری

رہے گی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اپنے نامہ اعمال میں دیگر قابلِ تحسین کاموں کی طرح گولڈن جوبلی پروگرام کی کامیابی کی سعادت بھی سمیٹ لی۔ گولڈن جوبلی پروگرام کا انعقاد ایک چیلنج سے کم نہیں تھا کیونکہ یہ اپنے اکابر کے ساتھ تجدید عہد وفا کا پروگرام تھا کہ جس محاذ پر وہ کھڑا کر گئے الحمدللہ! اس پر پوری بیداری و ہوشیاری سے پہرہ اور چوکیداری جاری وساری ہے اور کامیابی کی شاہراہ پر گامزن ہیں اور رہیں گے۔ مینار پاکستان گراؤنڈ کو بھرنے کا چیلنج جس کو آج تک نہیں بھرا جا سکا۔ لمبے چوڑے انتظامات اس پر مستزاد تھے جس کے خیال سے ہی دانتوں کو پسینہ آ جاتا ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اوران کے رفقاء نے اس چیلنج کو قبول کیا کیونکہ اس کام میں مشقتیں، ریاضتیں، مشکلات اور رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے قرب اور نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ گولڈن جوبلی پروگرام کی کامیابی کے لئے دعوتی ٹیم تشکیل دی گئی جس نے ملک بھر میں اس تاریخ ساز پروگرام میں شرکت کا ماحول بنا دیا۔

دعوتی ٹیم میں جمعیت علماء اسلام نے بھی مرکزی کردار ادا کیا اور گولڈن جوبلی پروگرام کے انعقاد میں اپنی خدمات پیش کیں۔ عاشقان ختم نبوت کے دلوں میں ایسی ہلچل مچی کہ وہ اس پروگرام کے انعقاد کے لئے ایک ایک دن گننے لگے۔ اس دعوتی ٹیم میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی منفرد نظر آئے، انتہائی دل سوزی اور فکرمندی سے ہر خاص و عام کو گولڈن جوبلی پروگرام کی اہمیت اجاگر کرتے رہے اوراس میں شرکت کے لئے ابھارتے رہے۔ دعوتی ٹیم اس فکر اور جذبے سے اپنے مشن میں مصروف رہی کہ گولڈن جوبلی جیسا بڑے پروگرام کے انعقاد کے لئے جان جوکھوں میں ڈالی۔

سات ستمبر آ گیا تو دنیا نے دیکھا کہ انہوں نے تاریخ رقم کر کے یہ عظیم سعادت انہوں نے اپنے حصے میں لکھوالی۔ ملک کے کونے کونے سے عوام کا ٹھاٹھیں مارتا بے کنار سمندر مینار پاکستان گراؤنڈ میں آ پہنچا تو اس گراؤنڈ کو بھرنا، ناممکن کو ممکن بنا دیا۔ وسیع وعریض گراؤنڈ تنگ پڑ گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے تاریخ رقم کر دی۔ دنیا بھر سے پروگرام کی حیرت انگیز اور شاندار کامیابی کی ان گنت مبارک بادیں موصول ہونا شروع ہو گئیں۔ سات ستمبر کی تاریخ کو ہونے والا گولڈن جوبلی پروگرام تاریخی بن گیا۔

۲۰ ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ملکوال کی کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو عظیم روحانی شخصیت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کے ہاتھوں شیلڈ پیش کی گئی اور دستار بندی بھی کی گئی۔ اسی طرح دفتر ختم نبوت طفیل بلاک پھالیہ روڈ منڈی بہاؤالدین میں منعقدہ، علماء کرام اور تاجر برادری، کامشترکہ کنونشن میں بھی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو مدعو کیا گیا اور انہیں تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر بالخصوص گولڈن جوبلی پروگرام کی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کرنے پر شیلڈ پیش کی گئی۔ شیلڈ کا اہتمام بھائی عمیر یونس نے کیا۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

مولانا محمد مسعود خوشابی

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو منڈی بہاؤالدین مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ میں ۸ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس فقید المثال کانفرنس کی کامیابی نے اہل مسلک کی ایسی شان وشوکت کا اظہار کیا کہ دیگر مسالک کے لوگوں کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ وسیع وعریض گراؤنڈ تنگ دامنی کا شکوہ کرنے لگا۔ ضلع بھر سے قافلوں کی ختم نبوت کے نعروں کے ساتھ پنڈال میں دبنگ انٹری کے مناظر دل کی تختی پر نقش ہوئے۔ کانفرنس میں قاری ارشد محمود صفدر، قاری محمد مزمل، قاری عبدالوحید اور قاری محمد عثمان معاویہ کی تلاوت نے ایمان کو تازگی بخشی۔ مولانا محمد قاسم گجر نے نعتیہ کلام کے ذریعے خوب گرمایا۔

حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالماجد شہیدی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا اکرام الحق مردان، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا دلدار احمد بلال، مولانا ولی الرحمٰن، قاری عمر فاروق، اور ملک فاروق نے کانفرنس میں گفتگو اور خطاب کیا۔ کانفرنس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے امیر قاری عبدالواحد کی دعا پر ہوا۔

کانفرنس کی کامیابی میں دعوتی واشتہاری ٹیم کی انتھک اور دیوانہ وار محنت اور کوشش کا کلیدی کردار ہے۔ علماء کرام ودیگر طبقات کا کردار مسلم اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ، لیکن شہر کی تاجر برادری کا مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی کی نگرانی میں رات گئے تک دعوتی و اشتہاری مہم چلانا قابلِ تحسین ہے۔ کانفرنس کے آخری دنوں میں مولانا محمد قاسم سیوطی کو ڈینگی بخار کی شکایت ہوگئی لیکن اس کے باوجود کانفرنس کی دعوتی واشتہاری مہم کی کڑی نگرانی کرتے رہے۔ صحافی برادری بالخصوص صدر پریس کلب خان ظہیر خان اور عروج پاشا نے کانفرنس کو بھرپور کوریج دے کر کانفرنس کے منتظمین سے خوب دعائیں سمیٹیں۔ بھائی حاجی اطہر کی جانب سے ہر سال خواص اور مقامی علماء کرام کے لئے کھانے کا اہتمام اور بھائی خواجہ مہتاب اشرف کی جانب سے عوامی کھانے کا اہتمام قابلِ صد تحسین ہے جس کو جتنا سراہا جائے کم ہے۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے ضلع بھر میں چالیس کے قریب دعوتی پروگرام ہوئے۔ مجمع کی ریکارڈ شرکت اور عمدہ انتظامات پر منتظمین کانفرنس کے چہرے چمک دمک رہے تھے۔ شرکاء نے عالمی مجلس منڈی بہاؤالدین کے جملہ عہدیداران وکارکنان کو کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد اور خراجِ تحسین پیش کیا۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن

علیم دین کورس: حضرت مولانا الیاس گھمن نے دو سالہ ’’علم دین کورس‘‘ مرتب کیا ہے۔ جس کے لئے آپ نے عنوانات کا انتخاب کیا ہے۔ ہر عنوان پر علیحدہ علیحدہ مقالہ جات مرتب کئے ہیں اور پھر ان کی دیدہ زیب طباعت کرا کر پیش کیا ہے۔ جو قابل قدر دینی اہم ضرورت کی تکمیل کی بشارت کا مصداق ہے وہ عنوانات اور ان پر مشتمل مقالہ جات کی تفصیل یہ ہے:

۱...... اصول تفسیر: (یہ مقالہ ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے) اس کے عنوانات کی ترتیب سات صفحات پر مشتمل ہے۔ جس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ کتنا کچھ اصول تفسیر کے حوالہ سے مواد جمع کر کے گلدستہ تیار کیا ہے۔

۲...... اصول حدیث: (یہ مقالہ ۲۷ صفحات مشتمل ہے) اس کے عنوانات کی فہرست بھی سات صفحات پر مشتمل ہے۔ جو وقیع معلومات پر مشتمل علمی خزانہ ہے۔

۳...... اصول عقائد: اس عنوان پر دو مقالہ جات میں کلام کیا گیا ہے: (۱) کتاب العقائد اس مقالہ کے ۲۷ صفحات ہیں۔ (۲) اسلامی عقائد اس کے ۳۲ صفحات ہیں۔ یاد رہے کہ ان مقالہ جات میں مشقیں اور تمرینات بھی شامل ہیں۔ جو حل کرنے سے تمام مباحث اوقع الذہن ہو جاتے ہیں۔

۴...... اصول فقہ: اس عنوان پر روز مرہ کے تمام بنیادی مسائل کا تین مقالہ جات میں احاطہ کیا گیا ہے: (۱) کتاب الفقہ حصہ اول: اس کے ۲۲۴ صفحات ہیں۔ جو طہارت اور نماز روزہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔ (۲) کتاب الفقہ حصہ دوم: اس کے ۱۲۰ صفحات ہیں۔ جو نکاح وطلاق کے مسائل پر مشتمل ہے۔ (۳) کتاب الفقہ حصہ سوم: اس کے ۱۴۴ صفحات ہیں، جو بیع، رہن، وکالت، شرکت، مضاربت، اجارہ، عاریت، قرض، لقطہ، ذبائح، قربانی، شکار، عقیقہ، حلال وحرام کے مباحث پر مشتمل ہے۔ تمام جدید پیدا شدہ مسائل کا حل پیش کر دیا گیا ہے۔

۵...... کتاب الحدیث: اس عنوان پر چار مقالہ جات پیش کئے گئے ہیں: (۱) کتاب الحدیث حصہ اول: اس کے ۱۴۰ صفحات ہیں، اس میں عقائد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیوع، پر جوامع الکلم یعنی مختصر مگر جامع احادیث کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ مشقیں بھی شامل ہیں جو سونے پر سہاگہ ہیں۔ (۲) کتاب الحدیث حصہ دوم: (یہ مقالہ ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے) جو ایمانیات، عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشرت پر احادیث شریف کے مجموعہ کا حامل ہے۔ (۳) کتاب الحدیث حصہ سوم: یہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں

عقائد پر مشتمل احادیث مبارکہ کو جمع کی گیا ہے۔(۴) کتاب الحدیث حصہ چہارم: یہ ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں اہل السنہ والجماعت کے مسائل پر مشتمل احادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں۔

۶...... کتاب السیرت: اس عنوان پر دو مقالہ جات شامل کئے گئے ہیں: (۱) حصہ اول: اس کے ۲۴۸ صفحات ہیں۔اس میں آپ ﷺ کے حالات زندگی اول سے جنگ بدر تک کو جمع کر دیا گیا ہے۔(۲) حصہ دوم: اس کے بھی ۲۴۸ صفحات ہیں، جو سن ۳ ھ سے آپ ﷺ کے وصال مبارک تک حالات محیط ہے. تمام کورس علم دین پر مشتمل کتابوں کی طرح یہ دونوں سیرت النبی ﷺ پر محیط کتابیں بھی ایمان پرور، جہاد آفریں اور حقائق افروز ہیں۔

۷...... کتاب الآداب: یہ ایک مقالہ پر مشتمل ہے۔جس کے ۱۲۸ صفحات ہیں۔ ولادت سے وفات تک انسان اپنی زندگی کس چیز کا کس طرح پاس ولحاظ کرے۔اس کتاب کا یہ موضوع ہے جتنا اہم ہے اتنا ہی جامع انداز میں مرتب کر دیا گیا ہے۔

۸...... کتاب الصرف: یہ تین مقالہ جات پر مشتمل ہے۔ حصہ اول: کے ۷۲ صفحات، حصہ دوم: کے ۸۴ صفحات، حصہ سوم: کے ۶۸ صفحات ہیں قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرائمر کے اصول وقواعد عملی مشقوں کے ساتھ آسان انداز میں ہیں۔

۹...... کتاب النحو: یہ بھی تین مقالہ جات پر مشتمل ہے۔تینوں حصے اسی اسی صفحات پر مشتمل ہیں۔دو سالہ علم دین کورس کے لئے متذکرہ تفصیل کے ساتھ بیس مقالہ جات پر مشتمل سیٹ ہے۔ جو دو ہزار صفحات سے زائد کا مجموعہ ہے۔اللہ تعالیٰ مولانا محمد الیاس گھمن کو دنیا وآخرت کی فوز وفلاح نصیب فرمائیں کہ یہ بہت ہی جدید ضرورتوں کو سامنے رکھ کر اس کے تقاضوں پر پورا اتر رہے ہیں۔ بلکہ موجودہ اردو خواندہ حضرات کے لئے اتمام حجت کر رہے ہیں۔کہ اب بھی وہ معمولی یومیہ وقت دے کر دینی تعلیمات حاصل نہ کریں تو یہ شیوہ مردانگی کے خلاف ہوگا۔تقبل اللہ جھودھم!

تکمیل قرآن کی نشست سے خطاب

۹/اکتوبر ۲۰۲۴ بروز بدھ بعد نماز مغرب مدرسہ عبداللہ مسعود گلشن معمار کراچی میں ایک عظیم الشان روح پرور ایمان افروز تقریب منعقد ہوئی جس میں مدرسہ کے بچیوں کے درمیان حفظ قرآن کریم کا مقابلہ ہوا، دو قراء کرام منصف تھے، جنہوں نے قرآن کریم کے مختلف مقامات سے بچیوں کا امتحان لیا، حافظ بچوں بہت خوب انداز میں حصہ لیا، پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد تھے، جنہوں نے عظمت قرآن کریم، مقام حافظ کے عنوان پر خطاب فرمایا، کراچی کے معروف عالم دین کئی اداروں کے مہتمم حضرت مولانا عبدالوحید کی اختتامی دعا پر پروگرام ختم ہوا۔مولانا محمد فاروقی نے مہمان حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

تقریری مسابقہ آل کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ہر سال کراچی کے مدارس کے طلبہ کرام کے درمیان مختلف عنوانات پر سالانہ تقریری مسابقہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان مسابقوں کا مقصد دینی مدارس کے طلباء کرام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، فتنہ قادیانیت کی سنگینی اور دور حاضر کے نئے فتنوں سے آگاہی ہوتا ہے، اس طرح عوام الناس کو ان فتنوں سے باخبر کر کے ان سے دور رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

امسال مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ۱۹ر ستمبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب کراچی کے بائیس ٹاؤنوں میں تقریری مسابقہ منعقد ہوا، جس میں کراچی کے ۱۵۴ مدارس کے ۲۶۴ طلباء کرام نے شرکت کی، اول، دوم، سوم، آنے والے طلباء کرام کی تعداد ۶۶ تھی، جو ضلع مسابقہ کے لیے منتخب ہوئے۔ اس مسابقہ کی تفصیلات کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان (ہفت روزہ) ختم نبوت کراچی، ملاحظہ فرمائیں۔

ختم نبوت کانفرنس کندیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۵ ستمبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ بعد نماز عشاء مین بازار کندیاں ضلع میانوالی میں ختم نبوت کانفرنس پیر طریقت صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالمالک شاہ کی تلاوت اور حافظ ابوھریرہ سرگودھا کی نعت سے ہوا۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبیدالرحمٰن انور تلہ گنگ، مولانا عثمان حیدری خانقاہ سراجیہ کے خطابات ہوئے، جبکہ نقابت کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے سرانجام دیئے، کانفرنس حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے چوہدری واجد اور مولانا اشفاق کی نگرانی میں کارکنان ختم نبوت نے انتھک محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس سانگھڑ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲ر اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ بعد نماز مغرب گوٹھ مانو خان چانڈیو ضلع سانگھڑ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالقادر چانڈیو نے ادا کیئے۔ کانفرنس میں تلاوت کی سعادت مولانا جنید احمد چانڈیو نے حاصل کی۔ مولوی کلیم اللہ پھلپوٹو اور الحاج امداد

اللہ پھلپوٹو نے حمد ونعت پیش کیں۔ کانفرنس سے عالمی مجلس نواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین، مولانا صبغت اللہ جوگی، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مرشد الموحدین حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی نے خطاب فرمایا، کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے امیر مولانا شعیب حسن عباسی، مولانا عنایت اللہ شاہ، مولانا فاروق احمد کھوسہ سمیت مقامی علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ یونٹ کے امیر مولانا کلیم اللہ چانڈیو نے ساتھیوں سمیت بھرپور محنت کی۔ ڈاکٹر نذیر احمد چانڈیو نے مہمانوں کی خوب خدمت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو بخاری چوک کنری ضلع عمرکوٹ میں ۴۹ ویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں تلاوت قاری عبیدالرحمٰن نے کی۔ حافظ وسیم نواز بہاول پوری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا قاری کامران، مولانا راشد مدنی حمادی، مولانا محمد عیسیٰ اور مولانا مجلس کے مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ نقابت مولانا مختار احمد نے کی۔ اختتامی دعا مولانا الطاف حسین نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ غلام محمد

۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بعد نماز عشاء اسٹیشن روڈ کوٹ غلام محمد ضلع میرپورخاص میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت جناب پروفیسر محمد اسلم قائم خانی نے کی۔ تلاوت کلام پاک قاری عبدالرزاق نے، نعتیہ کلام حافظ وسیم نواز اور بیانات مولانا راشد مدنی حمادی، مولانا حنیف سیال تھرپارکر، مولانا حفیظ الرحمٰن فیض، مولانا عادل لطیف جمعیت علمائے اسلام، مولانا مختار احمد مبلغ ختم نبوت او مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بیانات ہوئے۔ ماسٹر محمد اسلم نے کارکنان اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا عبدالرشید نے اختتامی دعا کرائی۔ عقیدہ ختم نبوت پر فری لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

سیرت خاتم النّبیین ﷺ کانفرنس تالی ضلع عمرکوٹ

۶؍اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشاء ختم نبوت مسجد ٹالہی ضلع عمرکوٹ میں سیرت خاتم النّبیین ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت قاری عبدالستار نوکوٹ والوں نے کی۔ تلاوت قاری منظور احمد، ہدیہ نعت مولانا سجاد قاسمی نے پیش کیا۔ مولانا مختار احمد اور مولانا ہارون معاویہ کے خصوصی خطابات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ عثمان بن عفان سرجانی کراچی میں ۹؍اکتوبر ۲۰۲۴ء

بروز بدھ صبح ۱۱ بجے تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں مولانا حماداللہ مدنی، نے علاقہ بھر کے علماء کرام کو مدعو کیا۔ علماء کی کثیر تعداد نے کنونشن میں شرکت کی کئی ایک علماء کرام کے ایمان افروز بیان ہوئے۔ مجلس کے مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد مہمان خصوصی تھے، جنہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی شبانہ روز خدمات کو اجاگر کیا، اور حالیہ دنوں میں مسلمان ہونے والے قادیانیوں سے متعلق علماء کرام کو آگاہ کیا۔

ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال

مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بعد از نماز عشاء جامع مسجد پیر سید عبداللطیف شاہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا مفتی عبدالواحد قریشی اور مولانا مفتی رضوان عزیز نے خطاب کیا۔ جناب طاہر بلال چشتی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں شمع نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ نقابت قاری سید لطیف احمد شاہ نے کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا جماعتی و تبلیغی دورہ جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۷؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو چار روزہ جھنگ کے تبلیغی و دعوتی دورہ پر تشریف لائے۔ مجلس کے مقامی امیر مولانا سید مصدوق حسین شاہ اور مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے آپ کا استقبال کیا۔ ظہر کی نماز کے بعد جامعہ عبداللہ بن عباس جھنگ صدر میں ختم نبوت ورکشاپ سے خطاب فرمایا۔ عصر کی نماز پر جامع مسجد شیخ لاہوری میں مولانا غلام مرتضیٰ کے ہاں درس ختم نبوت ارشاد فرمایا۔ مدرسہ قاسم العلوم بھکر روڈ جھنگ میں مولانا پیر محمد سعید منصوری کے پاس منعقدہ مغرب تا عشاء ختم نبوت کورس میں بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ ۱۸؍اکتوبر کو نماز فجر کے بعد جامع مسجد قاضیاں والی درس قرآن کی تقریب سے عقیدہ ختم نبوت کی فضیلت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ جامع مسجد ابوبکر صدیق مدرسہ اصحاب صفہ ڈال موڑ اٹھارہ ہزاری میں مفتی محمد عمیر خان کے ہاں جمعۃ المبارک کے عوامی اجتماع سے وجدانی بیان فرمایا۔ ۱۹؍اکتوبر کی صبح کو آپ نے جامعہ عثمانیہ مولانا زاہد انور کے پاس درس ختم نبوت کی تقریب میں شرکت فرمائی۔ بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چک ۲۰ گھگھ شورکوٹ میں انعقاد پذیر سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں قادیانیت کے سوشل بائیکاٹ کے موضوع پر تاریخی خطاب فرمایا۔ مولانا محمد علی ایڈووکیٹ، رانا محمد اشفاق اور مفتی طلحہ زبیر سے جماعتی و تبلیغی امور پر گفتگو فرمائی۔

جنڈانوالہ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مؤرخہ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۲۴ء بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد علی

المرتضیٰ عیدگاہ شمالی جنڈانوالہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مفتی عامر شفیق کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، حضرت مولانا حبیب اللہ نقشبندی جھنگ، مولانا محمد نعیم مبلغ بھکر کے خطابات ہوئے۔ قاری اسرار اللہ نے تلاوت کلام پاک اور سید عزیز الرحمٰن شاہ جہانیاں منڈی نے ہدیہ نعت مقبول پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد ساجد مبلغ میانوالی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے قاری عبدالقیوم ناظم جنڈانوالہ ودیگر کارکنان ختم نبوت نے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ سٹی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۶ ویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چک ۲۰ گھگھ چک سوئم شورکوٹ سٹی ۱۹/اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس کی زیرسرپرستی مولانا زاہد انور مہتمم جامعہ عثمانیہ شورکوٹ اور نگرانی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کی۔ کانفرنس کے مکمل انتظام کی ذمہ داری مہتمم جامعہ عائشہ صدیقہؓ للبنات ۲۰ گھگھ شورکوٹ محترم بھائی محمد نعیم ان کے رفقاء یونٹ مجلس تحفظ ختم نبوت چک سوئم ۲۰ گھگھ والے حضرات نے نبھائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مجلس احرار اسلام کے مرکزی قائد مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ثالث اور مولانا انس اعظم طارق سمیت دیگر تمام مسالک کے علماء نے خطاب کیا۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورہ کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام ہر سال ضلعی سطح پر ختم نبوت کانفرنسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان کانفرنسز کی تیاری کے لیے علماء کنونشن، دروس، خطبات جمعہ، اور اعلانات کی ترتیب قائم کی جاتی ہے۔ اکتوبر میں کراچی کے پانچ اضلاع میں عظیم الشان کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۵/اکتوبر بروز منگل بعد نماز عشاء اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال ضلع شرقی کے زیراہتمام چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس کا آغاز قاری نعیم اللہ حبیب کی تلاوت سے ہوا، نعتیہ کلام مولانا شاہ رخ اور اطہر جلالی نے پیش کیا، ضلع کورنگی کے مبلغ مولانا عادل غنی، مسئول مولانا رضوان قاسمی، مولانا فضل سبحان، دارالعلوم کراچی کے استاذ مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

۱۶/اکتوبر بروز بدھ بعد نماز عشاء قباء مسجد نزد بدر چوک اورنگی ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت کے بعد حافظ شاہ رخ نے ہدیہ نعت پیش کیا، کانفرنس سے مجلس مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے سپریم کورٹ کے حالیہ قضیہ پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔

۱۷؍اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت کراچی میں سالانہ تقریری مسابقہ کا آخری سیشن منعقد ہوا، ٹاؤنوں اور اضلاع کی سطح پر ہونے والے مسابقوں کے پوزیشن ہولڈر۱۴ طلباء کرام شریک ہوئے، اس مسابقہ کے مہمان خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا احمد یوسف بنوری تھے۔ دونوں حضرات نے طلباء کرام سے خطاب فرمایا۔

۱۸؍اکتوبر بروز جمعہ دو پروگرام منعقد ہوئے، خطبہ جمعہ شمیم مسجد دیلی کالونی میں ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عشاء ختم نبوت چوک نزد جامع مسجد ربانی ماڈل کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس میں بڑی تعداد میں علماء وطلباء اور عوام الناس نے شرکت کی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی شفیق احمد خان بستوی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا شعیب کمال، مفتی عبداللہ، مولانا قاضی محمد نے خطاب کیا۔

۱۹؍اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء دکنی جامع مسجد پاکستان چوک پر عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت کلام قاری صالحین، نعتیہ کلام حافظ عبدالقادر، حافظ شاہ رخ نے پیش کیا، مولانا شمس الرحمٰن عباسی، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد زبیر حق نواز، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا نورالحق، سابق وزیر عبدالحسیب نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس میں سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داران کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس صادق آباد

۲۰؍اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عصر مرکزی عیدگاہ بستی حمیداللہ بھٹی تحصیل صادق آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس میزبانی بھائی الطاف نے کی، جس میں تلاوت کلام پاک قاری عبیداللہ نے اور نعت شریف بھائی صبغت اللہ معاویہ نے پیش کی، مہمان خصوصی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی تھے، علامہ عبدالروف ربانی، سائیں حضرت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، کے خطابات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس قمبر

۲۰؍اکتوبر ۲۰۲۴ء محترم حاجی بشیر احمد چانڈیو کی رائیس مل قمبر علی خان میں کانفرنس ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد محترم محمود مصطفیٰ نے حمد ونعت پیش کی۔ مولانا جمال مصطفیٰ نے سیرت النبی ﷺ اور ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔ اس کے بعد مہمان خاص حضرت مولانا قاضی احسان نے عقیدہ ختم نبوت اور اہمیت ختم نبوت پر مدلل اور مفصل بیان فرمایا، اس کے بعد حضرت سائیں عبدالمجیب قریشی نے آخری خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے زیر اہتمام مدرسہ اصحاب صفہ قاضی آباد میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی مورخہ ۲۰/اکتوبر بروز اتوار بعد از نماز عشاء اسٹیج سیکرٹری مولانا صدام حسین نے، تلاوت قرآن پاک قاری آصف اور نعت رسول مقبول اللہ دتہ ساقی نے پیش کی۔ مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ وبھکر، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی سرگودہا، پیر طریقت مولانا محمد عامر اختر، جمعیت علمائے اسلام کے مفتی منیر احمد نقشبندی قادری کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس میں تمام مسالک کے علماء کرام وتاجر حضرات نے بھرپور شرکت فرمائی، کانفرنس کی اختتامی دعا شیخ الحدیث مفتی منیر احمد مہتمم تعلیم القرآن فتح پور نے کروائی کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء کرام عوام الناس نے شرکت کی۔ کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر عالمی مجلس چوک اعظم فیصل آباد روڈ کمیٹی کے مولانا محمد صدام اور ان کے تمام رفقاء مولانا محمد مدثر، قاری محمد زاہد، مولانا محمد اکرام، بھائی عبدالحق، بھائی کلیم اللہ، بھائی فیاض، قاری محمد اعجاز، مولانا شبیر احمد، مولانا محمد ظریف، قاری محمد طاہر اور مفتی شمس الرحمٰن کو زبردست خراج تحسین پیش کیا تمام شرکاء نے کادیانی مصنوعات شیزان وغیرہ کے بائیکاٹ کا وعدہ کیا۔

ختم نبوت کانفرنس دنیاپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳۱/اکتوبر ۲۰۲۴ء کو پنجاب میرج ہال نزد بس اسٹینڈ دنیاپور ضلع لودھراں میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی نگرانی حافظ طیب عثمان اور مولانا حسین احمد نے، جبکہ نقابت مولانا محمد عمر اور مولانا طلحہ اشرف نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاری محمد اکرم، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا خدا بخش مہر بہاول پور، مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاول پور، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد، شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور باب العلوم کہروڑ پکا اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

الحمدللہ!

''مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام'' کی کمپوزنگ پروف ریڈنگ، تصحیح، صفحات کی ترتیب، فہرستوں کی تکمیل، ہر کتاب کے ٹائٹل کی کتابت، تمام کتب کی سیٹنگ کا عمل مکمل ہوا چاہتا ہے، جب یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا تو اللہ کے فضل سے امید ہے کہ اس وقت ٹریسنگ لے کر کاپیاں طباعت کے لئے جڑوائی جارہی ہوں گی۔ اس سیٹ کی تیاری محض انعام الٰہی وکرم باری تعالیٰ ہے۔ **الحمد للہ علیٰ ذٰلک!**

ختم نبوت ڈائری

2025

اور کیلنڈر

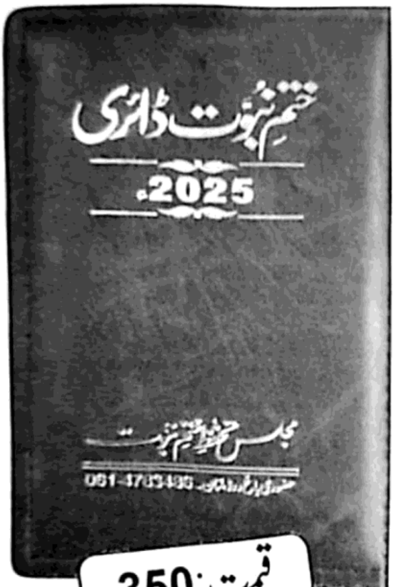

قیمت: 350

قیمت: 150

یہ ڈائری اور کیلنڈر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے دستیاب ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 061-4783486

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام
بمقام آغاز میرج ہال جی ٹی روڈ بالمقابل پاکستان منٹ لاہور
18 دسمبر 2024
بروز بدھ
بعد نماز مغرب
سالانہ ختم نبوت انعام گھر
آسان سوالات
بے شمار قیمتی انعامات
موضوع
عقیدہ ختم نبوت
رد قادیانیت
حضرت مولانا قاری ظہور الحق صاحب
حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز صاحب
جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
حضرت مولانا شبیر احمد صاحب
دارالقرآن فیصل آباد
محترم جناب مذہبی سکالر محمد متین خالد صاحب
لاہور
محترم جناب میاں رضوان نفیس
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
حضرت مولانا قاری علیم الدین شاکر
قاری محمد حنیف کمبوہ صاحب
حافظ محمد اشرف گجر صاحب
رہنما جمعیت علماء اسلام لاہور
حضرت مولانا حافظ محمد قاسم گجر صاحب
لاہور
حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب
مجاہد ختم نبوۃ
لاہور
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
منجانب
ادارۃ الفرقان و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شادی پورہ لاہور
0321-4320253,0307-4141526

مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام

گزشتہ کئی ماہ سے اس پر کام ہو رہا تھا ملک بھر کے اہل علم طبقہ کے لئے خوشی کا مقام تھا کہ اس عنوان (حیات النبی) پر پون صدی قبل سے لے کر آج تک جو کچھ اکابر و مشاہیر نے لکھا سب یکجا سیٹ کی شکل میں جمع ہونے کی نوید تھی۔

آج ہمیں حق تعالیٰ نے یہاں پہنچا دیا ہے کہ ہم

اہل علم کو بشارت

دے سکیں کہ 10000 صفحات پر مشتمل 122 کتب کا مجموعہ

17 جلدوں پر مشتمل سیٹ کی تیاری قریب التکمیل ہے۔ عمدہ کمپوزنگ، معیاری طباعت، بہترین جلد بندی، کئی رنگا ٹائٹل، جمع و ترتیب کی خوبیوں کا مرقع، انتہائی مناسب قیمت پر کہ اتنی ضخامت اور اتنے عمدہ معیار کا سیٹ اتنی کم قیمت پر کہیں سے نہ مل پائے گا۔ کاروباری نہیں بلکہ تبلیغ کے زاویہ نگاہ سے حیران کن کم لاگت کا شاہکار سیٹ آئندہ شمارے تک انتظار فرمائیں کہ مزید بہت ساری تفصیلات سامنے آنے کی توقع ہے۔ ان شاءاللہ! **17 جلدیں، قیمت تخمیناً: -/7500 روپے**

(ناظم: مکتبہ سراجیہ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان)

جناب عزیز الرحمان رحمانی 0333-8827001

مولانا عتیق الرحمٰن 0344-7121967